دروس

شرح جامی

افادات:

حضرت مولانا الحاج محمد زہیر روحانی بازی

مرتّب: اِنعام الحسن امروہی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اچھا بھائی، ہم ترکیب کررہے ہیں بھائی۔آج ہم موصوف صفت کی ترکیب کریں گے۔

لیکن پہلے گزشتہ سبق کا خلاصہ سن لیں جلدی جلدی۔ یہ سارا سبق جو چل رہا ہے بار بار تکرار ہے۔آپ بھی اس کا بار بار تکرار کریں۔ یہ جتنا آپ تکرار کریں گے یہ چار چھ دن، آٹھ دس دن تک انشائاللہ اتنی ہی تیزی سے آپ کی ترکیب بہتر ہوجائے گی۔اس طرح ذہن میں جم جائیں کہ ذہن سوچنا نہ پڑے زیادہ بھائی،سوچنا نہ پڑے۔اور یہ بار بار مشق کرنے سے چند دنوں میں آپ دیکھیں گے کہ آپ کی رفتار بہت تیز ہوگئی ہے۔

سب سے پہلے ہم نے جملہ اسمیہ کی ترکیب شروع کی تھی۔میں نے آپ کو بتلایا تھا کہ جملہ اسمیہ کے اندر دو چیزیں ہوتی ہیں: ایک ہے مبتدا اور ایک ہے خبر۔ چاہے دس لفظ ہوں، چاہے بیس لفظ ہوں لیکن مل جل کر بالآخر دو چیزیں بنیں گی: ایک مبتدا اور ایک خبر۔ مبتدا آسان لفظوں میں وہ چیز جس کے بارے میں بات کی جائے اور خبر وہ جو بات کی جائے۔مبتدا وہ جس کے بارے میں بات کی جائے اور خبر جو بات کی جائے۔اور مبتدا بھی مرفوع ہوتا ہے اور خبر بھی مرفوع ہوتی ہے۔

تو جیسے ہی کسی لفظ کے بارے میں آپ کو پتہ چلے کہ یہ مبتدا ہے ساتھ ہی ایک اور بات کا بھی آپ کو فوراً پتہ چل جاتا ہے اور وہ کیا؟ کہ اس پر رفع پڑھنا ہے۔اور اسی طرح

جیسے ہی کسی لفظ کے بارے میں آپ کو پتہ چلتا ہے کہ یہ خبر ہے تو ساتھ ہی ایک اور بات کا بھی پتہ چل جاتا ہے کہ اس پر کون سا اعراب پڑھنا ہے؟ رفع پڑھنا ہے۔ مبتدا بھی مرفوع اور خبر بھی مرفوع۔ ہاں، پھر آپ نے اس میں غور کرنا ہے کہ یہ مرفوع کون سا ہوگا؟ لفظاً، تقدیراً یا محلاً؟ لفظاً اور تقدیراً یہ معرب کے اندر آئے گا، وہ جو سولہ قسمیں پڑھی ہیں آپ نے نحو میر کے اندر۔ اور جو محلاً اعراب ہے وہ مبنی کے اندر آئے گا بھائی۔

لہٰذا جب بھی کوئی لفظ آئے، کوئی اسم آئے تو سب سے پہلے فوراً یہ دیکھیں کہ یہ معرب ہے یا مبنی ہے۔ تو اگر وہ مبنی ہے ان آٹھ چیزوں میں سے کوئی ایک ہے تو وہ اس پر اعراب محلاً آئے گا۔ اور ان آٹھ میں سے اس وقت کم از کم تین تو ہر وقت آپ کے ذہن میں ہونے چاہئیں: تمام ضمیریں، اسمائے اشارہ اور اسمائے موصولہ۔ یہ تین تو ہر وقت ذہن میں رکھیں، یہ تینوں کیا ہیں؟ مبنی ہیں۔ کون کون سے؟ نمبر ایک: تمام ضمیریں، نمبر دو: اسمائے اشارہ، نمبر تین: اسمائے موصولہ۔ یہ کثرت سے استعمال ہوتے ہیں جیسے ہی ان میں سے کوئی ایک آئے آپ فوراً سمجھ جائیں کہ اس پر اعراب محلاً آئے گا۔ پھر چاہے وہ مرفوع ہو تو مرفوع محلاً ہوگا، منصوب ہو تو منصوب محلاً ہوگا اور مجرور ہو تو مجرور محلاً ہوگا۔

تو مرفوع، منصوب، مجرور۔ مرفوعات میں سے ہم نے دو پڑھ لیے: ایک ہے مبتدا اور ایک ہے خبر۔ اور مجرورات بھی اسی طرح میں نے آپ کو بتا دیے کہ دنیا میں دو ہی چیزیں مجرور ہیں۔ نمبر ایک: جس پر حرفِ جار داخل ہو اور نمبر دو: مضاف الیہ۔ یعنی مضاف کے

بعد جو مضاف الیہ آتا ہے وہ مجرور ہوتا ہے۔ تو دوہی مجرور ہیں، دوہی مجرور۔

اس کے بعد آپ کو میں نے یہ بتلایا تھا کہ مبتدا کے اندر اصل یہ ہے کہ وہ معرفہ ہو اور خبر کے اندر اصل یہ ہے کہ وہ نکرہ ہو۔ تو مبتدا میں اصل یہ ہے کہ معرفہ ہو البتہ کبھی کبھار مبتدا نکرہ بھی آجاتا ہے لیکن وہ کچھ خاص جگہیں ہیں، کچھ خاص شرطیں ہیں۔ اور اسی طرح خبر جو ہے اس کے اندر اصل یہ ہے کہ وہ نکرہ ہو لیکن کبھی کبھار خبر معرفہ بھی آجاتی ہے۔

اچھا، اب آیئے آگے بھائی، موصوف صفت کی ترکیب کرتے ہیں۔ یاد رکھو معرفہ کے بعد معرفہ آجائے چاہے ایک ہو، دو، تین یا چار جتنے بھی معرفہ آجائیں تو عموماً پہلا معرفہ بنے گا موصوف اور بعد والے بنیں گے صفت۔ اگر ایک معرفہ کے بعد دوسرا معرفہ آجائے یا ایک سے زیادہ معرفہ آجائیں تو پہلا کیا بنے گا؟ موصوف اور باقی کو کیا بناؤ؟ صفت بناؤ۔

تو موصوف صفت میں تعریف و تنکیر میں مطابقت ہوتی ہے۔ اگر موصوف معرفہ ہو تو صفت بھی ہمیشہ کیا ہوگی؟ معرفہ۔ اگر موصوف نکرہ ہو تو صفت بھی ہمیشہ کیا ہوگی؟ نکرہ ہو گی۔ نیز یاد رکھو صفت پر وہی اعراب آتا ہے جو موصوف پر آتا ہے۔ موصوف پر اگر رفع ہو تو صفت پر بھی رفع، موصوف پر اگر نصب ہو تو صفت پر بھی نصب اور موصوف پر اگر جر ہو تو صفت پر بھی جر۔ توجہ ہے؟ موصوف اگر معرفہ ہو تو صفت بھی کیا ہوگی؟ معرفہ۔ موصوف اگر مرفوع ہو تو صفت بھی مرفوع، اگر منصوب ہو موصوف تو صفت بھی منصوب اور مجرور ہو موصوف تو صفت بھی مجرور۔

تو معرفہ اگر ایک معرفہ کے بعد آ گے پھر کوئی ایک یا زیادہ معرفہ آ جائیں تو اوّل کو کیا بناؤ؟ موصوف اور باقیوں کو کیا بناؤ؟ صفت۔ اسی طرح نکرہ کے بعد اگر نکرہ آ جائے ایک یا زیادہ تو پھر اوّل کو بناؤ موصوف اور بعد والوں کو بناؤ صفت۔ لیکن شرط یہ ہے کہ آخری نکرہ کے بعد کوئی معرفہ نہ آئے۔

دو یا تین نکرہ اکٹھے آ گئے تو آپ فوراً موصوف صفت نہ بنائیں بلکہ یہ بھی دیکھیں کہ کہیں آخری نکرہ کے بعد کوئی معرفہ تو نہیں آ رہا؟ کبھی کبھار آخر میں معرفہ آ جاتا ہے۔ ایک دو یا تین یا چار نکرہ ہوتے ہیں اور اس کے بعد کیا آ جاتا ہے؟ معرفہ۔ تو پھر وہ آپس میں موصوف صفت نہیں بنتے بلکہ مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ پہلا والا نکرہ مضاف ہوتا ہے دوسرے کی طرف، دوسرا والا پہلے کے لیے مضاف الیہ بن جاتا ہے اور اگلے کے لیے پھر مضاف بن جاتا ہے، پھر تیسرا والا دوسرے نکرہ کے لیے مضاف الیہ بنتا ہے اور مابعد کے لیے مضاف بنتا ہے۔ اس طرح ترتیب بن جاتی ہے۔

بات سمجھ میں آ گئی؟ پھر یہ جو علامتیں میں لکھواؤں گا اور جو علامتیں میں بتا رہا ہوں یہ اکثری ہیں، کُلی نہیں۔ ہر جگہ ایسا ہی نہیں ہوگا لیکن اس کے ذریعے آپ کی اکثر مثالیں حل ہو جائیں گی۔ باقی پھر جب آپ کو طریقہ آ جائے گا، آپ خود غور کر کے اس میں ترکیب کر سکیں گے۔

تو معرفہ کے بعد معرفہ آئے تو وہ آپس میں کیا بنیں گے؟ موصوف صفت۔ اور اگر نکرہ

کے بعد نکرہ آئے تو وہ بھی آپس میں کیا بنیں گے؟ موصوف صفت بشرطیکہ آخری نکرہ کے بعد کوئی معرفہ نہ آئے۔ اگر آخری میں معرفہ آجائے پھر کیا بنیں گے؟ مضاف الیہ بنیں گے۔

اب موصوف صفت کے ترجمے کا طریقہ سمجھ لو بھائی، یہ ہر کتاب میں، ہر جگہ آپ کو کام آئے گا۔ یاد رکھو عربی میں صفت مؤخر ہوتی ہے لیکن اردو میں صفت مقدم ہوتی ہے۔ ''رَجُلٌ شُجَاعٌ''، ''رَجُلٌ'' موصوف، ''شُجَاعٌ'' اس کی صفت۔ شجاع کا معنی بہادر۔ ''رَجُلٌ شُجَاعٌ'' دیکھو ''رَجُلٌ'' پہلے ہے اور ''شُجَاعٌ'' صفت بعد میں۔ اور اردو میں اس کا ترجمہ کریں تو صفت کو مقدم کر دیں: ''بہادر آدمی''۔ بہادر آدمی، دیکھو بہادر پہلے آ گیا اور آدمی بعد میں۔ تو عربی میں صفت مؤخر ہوتی ہے اور اردو میں صفت مقدم ہوتی ہے۔ یہ ایک طریقہ ہے موصوف صفت کے ترجمے کا۔

ایک طریقہ، لہٰذا ترجمہ کرو بھائی ''رَجُلٌ شُجَاعٌ''، بہادر آدمی۔ اور اور ''اَلرَّجُلُ الشُّجَاعُ'' اگر معرفہ ہو، ''اَلرَّجُلُ'' تو صفت بھی معرفہ آئے گی، ''اَلشُّجَاعُ''۔ ''اَلرَّجُلُ الشُّجَاعُ'' اس کا ترجمہ کریں گے ''وہ بہادر آدمی'' کیونکہ معرفہ ہے نا اور معرفہ میں کیا ہوتا ہے؟ کسی خاص اور کوئی خاص اور متعین ذات مراد ہوتی ہے۔ ''رَجُلٌ شُجَاعٌ'' کا کیا معنی تھا؟ صرف ''رَجُلٌ شُجَاعٌ''، بہادر آدمی۔ وہ کوئی بھی ہو سکتا ہے، زید بھی، عمر، بکر کوئی بھی مراد ہے، یہاں نکرہ ہے بھائی نکرہ۔ کوئی متعین ذات نہیں مراد یہاں۔ لیکن جب میں کہوں ''اَلرَّجُلُ الشُّجَاعُ''

معلوم ہوا میں کسی متعین شخص کی طرف اشارہ کرر ہا ہوں اور کیا کہہ رہا ہوں؟ وہ بہادر آدمی۔ متکلم کسی کی طرف اشارہ کرر ہا ہے اور سننے والے سمجھ رہے ہیں کہ کس کی طرف اشارہ ہے۔ اگر وہ نہیں سمجھ رہے پھر یہ معرفہ ہے ہی نہیں پھر۔

چلو، الف لام کی قسمیں بھی سن لو ایک دفعہ۔ آپ نے کئی دفعہ پڑھی ہوں گی۔ یاد رکھو الف لام دو قسم پر ہے: ایک الف لام اسمی ہے اور ایک الف لام حرفی۔ الف لام اسمی وہ ہے جو اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول کے صیغوں پر داخل ہو۔ ''اَلضَّارِبُ''، یہ ضارب کون سا صیغہ ہے؟ اسمِ فاعل، اسمِ فاعل۔ جو وہ جو گردانوں میں آپ نے صیغے پڑھے ہیں نَاصَارِبٌ، مَانِعٌ، فَاتِحٌ، مُکْرِمٌ، مُسْتَخْرِجٌ وغیرہ۔ یہ کیا ہیں؟ اسمِ فاعل۔ اور اسمِ مفعول وہ جو گردانوں میں آپ نے مخصوص صیغے پڑھے ہیں مَضْرُوبٌ، مَنْصُوْرٌ، مَفْتُوْحٌ، مُکْرَمٌ، مُسْتَخْرَجٌ، مُقَاتَلٌ، مُکَرَّمٌ، یہ سارے کیا ہیں؟ اسمِ مفعول۔ توجہ ہے؟ تو اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول کے صیغوں پر جو الف لام داخل ہو اس کو الف لام اسمی کہتے ہیں۔ یاد رکھو یہ جو الف لام اسمی ہوتا ہے یہ دراصل اسم ہے، یہ اسمِ موصول ہے۔

''اَلضَّارِبُ''، ''اَلضَّارِبُ'' یہ الف لام کیا ہے؟ اسم۔ صورت حرف جیسی ہے لیکن ہے کیا؟ اسم ہے، یہ اسمِ موصول ہے، اسمِ موصول ہے۔ چنانچہ کافیہ میں آپ نے پڑھا ہوگا جہاں پر اسمائے موصولہ کی بحث آتی ہے وہاں وہ با قاعدہ اسمائے موصولہ میں الف لام کو شمار کرتے ہیں کہ یہ بھی کیا ہے؟ اسمِ موصول۔

تو ''اَلضَّارِبُ'' یہ الف لام کون سا ہے؟ اسمی۔ اور یہ دراصل کیا ہے؟ اسمِ موصول۔ اور ''اَلضَّارِبُ'' بمعنی ہے ''اَلَّذِیْ یَضْرِبُ''۔ ''اَلضَّارِبُ'' الف لام بمعنی ''اَلَّذِیْ'' اور ضارب بمعنی ''یَضْرِبُ'' کے ہے۔ تو ''اَلضَّارِبُ'' کا کیا معنی ہوا؟ ''اَلَّذِیْ یَضْرِبُ''، وہ جو پٹائی کرتا ہے۔ وہ جو پٹائی کرتا ہے۔ اور اسی طرح ''اَلْمَضْرُوْبُ'' اس میں یہ الف لام، یہ بھی کیا ہے؟ اسمی ہے، یعنی اسمِ موصول ہے۔ تو ''اَلْمَضْرُوْبُ'' بمعنی ''اَلَّذِیْ یُضْرَبُ'' کے ہے۔ وہ جس کی پٹائی کی جاتی ہے۔

توجہ ہے؟ تو الف لام اسمی کون سا ہے؟ جو اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول کے صیغوں پر داخل ہوتا ہے اور یہ دراصل اسمِ موصول ہے۔ تو ''اَلضَّارِبُ'' کس معنی میں ہے؟ ''اَلَّذِیْ یَضْرِبُ'' اور ''اَلْمَضْرُوْبُ'' کس معنی میں ہے؟ ''اَلَّذِیْ یُضْرَبُ''۔ ''اَلْفَاتِحُ'' کس معنی میں؟ ''اَلَّذِیْ یَفْتَحُ'' اور ''اَلْمَفْتُوْحُ'' کس معنی میں؟ ''اَلَّذِیْ یُفْتَحُ''۔ بات سمجھ میں آ گئی؟ تو یہ الف لام اسمی دراصل اسم ہے۔

دوسری قسم ہے الف لام حرفی۔ اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول کے صیغوں کے علاوہ کسی لفظ پر بھی جو الف لام آتا ہے وہ دراصل الف لام حرفی ہے بھائی۔ توجہ ہے؟ الف لام حرفی ہے۔ اور الف لام حرفی جو ہے، یاد رکھو اس کے ذریعے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ الف لام حرفی کے ذریعے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ پھر وہ اشارہ ماہیت اور جنس اور حقیقت کی طرف بھی ہوسکتا ہے، ماہیت، جنس، حقیقت ایک ہی چیز ہے۔ الف لام حرفی

کے ذریعے کسی چیز کی طرف کیا کیا جاتا ہے؟ اشارہ کیا جاتا ہے اور یہ جس لفظ پر داخل ہوتا ہے اس کو معرفہ بنا دیتا ہے۔ جیسے ''اَلْکَلِمَۃُ''، اس پر الف لام آ گیا اور کلمہ، اسمِ فاعل یا اسمِ مفعول ہے؟ نہیں، معلوم ہوا یہ الف لام کون سا ہے؟ حرفی ہے اور یہ الف لام حرفی کیا ہوتا ہے؟ اس کے ذریعے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اور یہ جس لفظ پر داخل ہوتا ہے اس کو معرفہ بنا دیتا ہے، معرفہ بنا دیتا ہے۔ جبکہ وہ الف لام اسمی جو تھا وہ، وہ خود معرفہ تھا، وہ کسی اور کو معرفہ نہیں بناتا، وہ اسمِ موصول تھا اور معرفہ کی اقسام میں اسمائے موصولہ پڑھے یا نہیں آپ نے؟ تو وہ اسمِ موصول وہ خود معرفہ تھا۔ ''اَلضَّارِبُ''، یہ الف لام نے ضارب کو معرفہ نہیں بنایا، یہ الف لام خود ہی کیا ہے؟ معرفہ ہے۔ جبکہ ''اَلْکَلِمَۃُ'' میں اس الف لام نے لفظِ کلمہ کو کیا بنا دیا؟ معرفہ بنا دیا۔

تو الف لام حرفی وہ ہے جس کے ذریعے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اور اشارہ جنس اور ماہیت کی طرف بھی ہو سکتا ہے اور افراد کی طرف بھی۔ توجہ ہے؟ جنس اور ماہیت کسی چیز کی جو حقیقت ہوتی ہے یا یوں کہو کسی چیز کا جو مٹیریل ہے جس سے وہ چیز بنی ہے اس کو، اس کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے اور افراد کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے، کس کے ذریعے؟ الف لام حرفی۔ اگر اشارہ ہو جنس کی طرف تو اس کو الف لام جنسی کہیں گے۔ الف لام جنسی، یہ وہی الف لام حرفی کی تقسیم چل رہی ہے۔ الف لام حرفی کے ذریعے کیا ہوتا ہے؟ کسی چیز کی طرف اشارہ، اشارہ جنس اور حقیقت کی طرف بھی ہو سکتا ہے اور افراد کی طرف بھی ہو

سکتا ہے۔ جیسے انسان، انسان کی حقیقت کیا ہے؟ حیوانِ ناطق اور انسان کے افراد کون ہیں؟ زید، عمر، بکر، خالد اور آپ سارے، یہ سب کیا ہیں؟ انسان کے افراد۔ تو حقیقت انسان کی کیا ہے؟ حیوانِ ناطق اور افراد کون ہیں جو خارج میں انسان موجود ہیں۔

تو الف لام حرفی کے ذریعے کسی چیز کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور یہ اشارہ جنس اور ماہیت اور حقیقت کی طرف بھی ہوسکتا ہے اور افراد کی طرف بھی۔ اگر اشارہ جنس اور حقیقت کی طرف اور ماہیت کی طرف ہو تو اس کو الف لام جنسی کہتے ہیں۔ اگر افراد کی طرف ہو تو پھر یہ دو حال سے خالی نہیں، اس میں دو صورتیں ہیں: یا تو تمام افراد کو اشارہ ہوگا یا بعض کو۔ اگر تمام افراد کو اشارہ ہو تو اس کو الف لام استغراقی کہتے ہیں۔ استغراق کا معنی یاد رکھو پھر مشکل پیش نہیں آئے گی، استغراق کا معنی ہے گھیر لینا۔ یہ بھی کیا کر لیتا ہے؟ اس ماہیت کے تمام افراد کو گھیر لیتا ہے سارے مراد ہوتے ہیں اس سے۔

تو الف لام کے ذریعے اگر افراد کی طرف اشارہ ہو تو تمام افراد کو اشارہ ہوگا یا بعض کو۔ اگر تمام کو اشارہ ہو تو یہ الف لام استغراقی۔ اگر بعض کی طرف اشارہ ہو تو وہ بعض خارج میں متعین ہوں گے یا متعین نہیں ہوں گے۔ اگر وہ بعض افراد خارج میں متعین ہیں تو اس کو الف لام عہدِ خارجی کہتے ہیں۔ اس کو الف لام عہدِ خارجی کہتے ہیں۔ عہد کا معنی ہے متعین ہونا۔ عہدِ خارجی، کیا معنی؟ جو خارج میں متعین ہیں اور اگر خارج میں متعین نہیں تو پھر وہ الف لام عہدِ ذہنی ہے، یعنی جو ذہن میں متعین ہیں۔

پھر دہرالیں بھائی، پھر دہرالیں۔ الف لام کی دو قسمیں: ایک الف لام اسمی، الف لام اسمی وہ ہے جس میں فاعل اور اسمِ مفعول کے صیغوں پر داخل ہو اور یہ دراصل اسمِ موصول ہے۔ تو ''اَلضَّارِبُ'' کس معنی میں؟ ''اَلَّذِیْ یَضْرِبُ'' اور ''اَلْمَضْرُوْبُ'' کس معنی میں؟ ''اَلَّذِیْ یُضْرَبُ''۔ جبکہ دوسرا الف لام حرفی ہے۔ الف لام حرفی وہ ہے جس کے ذریعے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اور یہ جس لفظ پر داخل ہوتا ہے اس کو معرفہ بنا دیتا ہے۔ اگر اشارہ جنس اور حقیقت کی طرف ہو تو اس کو کیا کہیں گے؟ الف لام جنسی۔ اور اگر افراد کی طرف ہو تو پھر تمام افراد مراد ہوں گے یا بعض۔ اگر تمام افراد مراد ہوں تو یہ الف لام استغراقی ہے اور اگر بعض مراد ہیں تو پھر وہ بعض خارج میں متعین ہیں یا متعین نہیں؟ اگر وہ خارج میں متعین ہیں تو وہ الف لام عہدِ خارجی اور اگر خارج میں متعین نہیں وہ بعض تو وہ الف لام عہدِ ذہنی ہے۔

مثالوں سے دیکھو بات اور واضح ہو جائے گی۔ جیسے میں کہتا ہوں: ''اَلرَّجُلُ خَیْرٌ مِّنَ الْمَرْاَةِ''، ''اَلرَّجُلُ خَیْرٌ مِّنَ الْمَرْاَةِ''۔ تو یاد رکھو یہ الف لام جنسی ہے۔ سب سے پہلے یہ دیکھو ''اَلرَّجُلُ'' اور ''اَلْمَرْاَةُ'' پر الف لام داخل ہے۔ جی، رجل اسمِ فاعل یا اسمِ مفعول کا صیغہ ہے؟ نہیں، معلوم ہوا یہ الف لام حرفی ہے۔ ''اَلْمَرْاَةُ'' اس کے اندر بھی الف لام اسمِ فاعل یا اسمِ مفعول پر نہیں داخل ہو رہا تو معلوم ہوا یہ بھی الف لام کون سا ہے؟ حرفی ہے۔ یہ دونوں الف لام حرفی ہیں اور الف لام حرفی کے بارے میں تو ابھی آپ نے پڑھا، اس کے

ذریعے کیا کیا جاتا ہے؟ کسی چیز کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور یہ جس لفظ پر داخل ہوتا ہے اس کو کیا بنا دیتا ہے؟ معرفہ۔ اب یہ اشارہ کس کی طرف ہے؟ تو یاد رکھو یہاں اشارہ ہے جنس اور حقیقت کی طرف اور ماہیت کی طرف۔ ''اَلرَّجُلُ''، جنسِ رجل جو ہے ''خَیْرٌ''، یہ افضل ہے، بہتر ہے ''مِّنَ الْمَرْاَۃِ''۔ ''اَلرَّجُلُ خَیْرٌ مِّنَ الْمَرْاَۃِ'' تو جنسِ رجل بہتر ہے، افضل ہے ''مِّنَ الْمَرْاَۃِ'' جنسِ عورت سے۔

دیکھو یہاں افراد نہیں مراد ہو سکتے، آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ رجل کے افراد بہتر ہیں امرأۃ کے افراد سے، جو خارج میں مرد ہیں وہ بہتر ہیں کس سے؟ خارج میں جو عورتیں ہیں ان سے، نہیں بھائی۔ اس لیے کیونکہ پھر یہ کلام درست نہیں رہتا۔ دیکھو ایک ایمان والی عورت ہے اور ایک کافر مرد ہے، کون افضل ہے؟ ایمان والی عورت افضل ہے، پھر تو یہ کلام غلط ہو جائے گا۔ یا اسی طرح ایک نیک عورت ہے اور ایک فاسق مرد ہے، کون افضل ہے؟ نیک عورت افضل ہے تو پھر تو یہ کلام درست نہ رہے گا۔ معلوم ہوا یہاں افراد مراد نہیں، افراد کی طرف اشارہ نہیں بلکہ کس کی طرف ہے؟ جنس، حقیقت اور ماہیت کی طرف ہے۔ تو معنی کیا ہوا کہ جنسِ رجل، یہ جو مرد ہے اس جنس کو فضیلت ہے کس پر؟ جنسِ عورت پر۔ مردوں کو اللہ نے فضیلت دی ہے دنیا کے اندر ان کو طاقت نصیب فرمائی ہے بھائی، ان کو فضیلت ہے، آپ بھی دیکھتے ہیں دنیا میں۔ لوگ کیا چاہتے ہیں؟ ان کے ہاں بیٹے زیادہ ہوں یا بیٹیاں زیادہ ہوں؟ بیٹے زیادہ ہوں بھائی۔ اسی طرح انبیاء جو ہیں وہ بھی سارے مرد تھے تو

جنسِ رجل کو کیا ہے جنسِ امرأۃ پر فضیلت حاصل ہے۔

تو ''اَلرَّجُلُ خَیْرٌ مِّنَ الْمَرْاَۃِ''، ''اَلرَّجُلُ'' میں جو الف لام ہے یہ کون سا ہے؟ الف لام جنسی۔ اسی طرح ''اَلْمَرْاَۃُ'' پر جو الف لام ہے وہ بھی کون سا ہے؟ جنسی ہے۔ تو جنسِ رجل افضل ہے کس سے؟ جنسِ امرأۃ سے بھائی۔

اور کبھی کبھار اس الف لام حرفی کے ذریعے تمام افراد کی طرف اشارہ ہوتا ہے جیسے قرآن میں اللہ فرماتے ہیں: ''وَالْعَصْرِ ? اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ''۔ ''اِنَّ الْاِنْسَانَ'' یہ الانسان پر الف لام داخل ہے اور یاد رکھو یہ الف لام استغراقی ہے، اس کے ذریعے اشارہ ہے تمام افرادِ انسان کی طرف۔ ''اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ''، تمام افرادِ انسان خسارے میں ہیں۔ اِنَّ، بے شک کہہ لو یا یقیناً کے ساتھ ترجمہ کر لو۔ یقیناً تمام انسان خسارے میں ہیں، نقصان میں ہیں۔ یہاں دیکھو اب میں ترجمہ کیا کر رہا ہوں؟ ''تمام انسان''۔ کوئی آپ کو کہے، اعتراض کرے کہ اعتراض کرے کہ الانسان یہاں پر تو کُلّ انسان کا لفظ نہیں ہے، پھر یہ تمام آپ کس چیز کا ترجمہ کر رہے ہیں؟ تو آپ کیا کہیں گی کہ میں یہ الف لام کا ترجمہ کر رہا ہوں، یہ الف لام کون سا ہے؟ استغراقی اور اس کا ترجمہ تمام اور کُل کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ تو تمام افرادِ انسان خسارے میں ہیں۔ یہ الف لام اس کو استغراقی لینا پڑے گا، اس لیے کیونکہ آگے استثناء آرہا ہے: سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے۔ تو یہ استثناء تبھی صحیح ہوگا جب پہلے تمام انسانوں کے بارے میں ایک بات ذکر کی جائے۔ تمام انسان خسارے میں ہیں

سوائے ان میں سے وہ لوگ جو ایمان لے کر آئے، وہ خسارے میں نہیں ہیں۔ تو یہ الف لام کون سا ہوا؟ استغراقی اور اس کا ترجمہ تمام اور کُل کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

اور تیسری قسم ہے الف لام عہدِ خارجی۔ الف لام عہدِ خارجی وہ ہے جس کے ذریعے بعض افراد کی طرف اشارہ ہو اور وہ افراد خارج میں متعین ہوں۔ مثلاً میں آپ سے کہتا ہوں:

کہ میں آپ سے کہتا ہوں: ''جَائَنِیْ رَجُلٌ اَمْسِ''، کل میرے پاس کوئی ایک آدمی آیا تھا۔ کوئی آدمی آیا تھا، آپ اس کو نہیں جانتے، آپ کو اس کا علم نہیں۔ جب آپ اس کو نہیں جانتے تو میں اب رجل کا لفظ لاؤں گا نکرہ، نکرہ۔ کیونکہ معرفہ وہ ہے جس کی آپ کو پہچان ہو اور نکرہ وہ ہے جس کی آپ کو پہچان نہ ہو۔ تو میں آپ سے پہلے نکرہ ذکر کرتا ہوں: ''جَائَنِیْ رَجُلٌ اَمْسِ''، میرے پاس کل ایک آدمی آیا تھا یا کوئی آدمی آیا تھا۔

اب میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے اس آدمی کا اکرام کیا۔ اس آدمی کا، تو اب ایک دفعہ جب چیز ذکر ہو گئی، اب آگے میں کہتا ہوں: تو پھر میں نے اس آدمی کا اکرام کیا، اس آدمی۔ دیکھو، میں اشارہ کر رہا ہوں یا نہیں کر رہا؟ اور آپ سمجھ گئے یا نہیں سمجھ گئے کون سا آدمی مراد ہے؟ آپ سمجھ گئے، وہی آدمی جو کل آیا تھا جس کا ابھی ذکر ہوا۔ اگر چہ آپ کو اس کے نام کا بھی نہیں پتہ، آپ کو اس کی شکل کا بھی نہیں پتہ، آپ نے اس کو دیکھا بھی نہیں ہے، تو متعین ہونے کا یہ معنی نہیں کہ ایک چیز کو آپ نے دیکھا ہو یا سارا، ہاں متعین ہونے کا یہ

معنی ہے کہ ایک چیز کو جب ذکر کیا جائے آپ سمجھ جائیں کس کی بات ہو رہی ہے، وہ کون سی چیز ہے۔

''جَائَنِیْ رَجُلٌ اَمْسِ''، کل میرے پاس ایک آدمی آیا تھا، ''فَاَکْرَمْتُ الرَّجُلَ'' تو میں نے اس آدمی کا اکرام کیا۔ توجہ ہے؟ میں نے اس آدمی کا اکرام کیا۔ آپ سمجھ گئے یا نہیں سمجھ گئے؟ اس آدمی، دیکھو میں اشارہ کر رہا ہوں اور تو یہ کس آدمی کی طرف اشارہ ہے؟ جو کل آیا تھا۔

تو ایک دفعہ جب چیز ذکر ہو جائے تو وہ متعین ہو جاتی ہے۔ اب دیکھو میں آ گے ''اس آدمی''، یہ ''اس'' تو اشارے کے لیے آتا ہے۔ میں آپ سے عربی میں کیا کہہ رہا ہوں؟ ''جَائَنِیْ رَجُلٌ اَمْسِ''، کل میرے پاس کوئی ایک آدمی آیا تھا، ''فَاَکْرَمْتُ الرَّجُلَ''۔

''فَاَکْرَمْتُ الرَّجُلَ''، تو میں نے اس آدمی، تو کوئی اعتراض کرے کہ ''اَلرَّجُلَ'' ہے، یہ ''اس'' آپ کہاں سے لے آئے؟ ''فَاَکْرَمْتُ الرَّجُلَ''، ''فَاَکْرَمْتُ الرَّجُلَ''، ''فَاَکْرَمْتُ الرَّجُلَ''، تو میں نے اس آدمی کا اکرام کیا۔ کوئی آپ پر اعتراض کرے کہ یہ ''اس'' کا لفظ آپ کہاں سے لے آئے؟ تو آپ کیا کہیں گے یہ میں کس کا ترجمہ کر رہا ہوں؟ یہ الف لام کا، کیونکہ الف لام کے ذریعے اشارہ ہوتا ہے۔

اور یہ اشارہ ہے تمام افراد کی طرف یا بعض کی طرف؟ بعض کی طرف۔ وہ بعض ایک بھی ہو سکتا ہے، دو بھی ہو سکتے ہیں، دو سے زیادہ بھی ہو سکتے ہیں۔ مثلاً میں آپ سے کہتا ہوں: کل میرے پاس دو آدمی آئے تھے، ''جَائَنِیْ رَجُلَانِ اَمْسِ فَاَکْرَمْتُ الرَّجُلَیْنِ''، تو میں نے

ان دو آدمیوں کا اکرام کیا۔ دیکھا؟ ''اَلرَّجُلَیْنِ''، وہ دو آدمی۔ جی، اشارہ ہے جنس کی طرف یا افراد کی طرف؟ اور تمام افراد یا بعض افراد؟ بعض افراد کو اشارہ۔

جمع بھی ہو سکتے ہیں۔ ''جَائَنِیْ رِجَالٌ اَمْسِ''، کل میرے پاس کچھ آدمی آئے تھے، ''فَاَکْرَمْتُ الرِّجَالَ'' تو میں نے ان آدمیوں کا اکرام کیا۔ تین تھے، چار تھے، پانچ تھے، جتنے بھی تھے، ان سب کی طرف اشارہ ہو گیا۔ تو بعض بعض کا لفظ عام ہے۔ اس میں ایک بھی داخل، دو بھی داخل اور دو سے زیادہ بھی۔ ہاں، یہ کُل نہیں ہے۔ کیونکہ کُل اور بعض ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ کُل کا معنی سارے اور بعض کا معنی کچھ بھائی، ان میں سے کچھ بھائی۔

تو الف لام کی قسمیں سمجھ میں آ گئیں؟ تو الف لام حرفی یا تو اس کے ذریعے اشارہ ہوگا کس کی طرف؟ جنس کی طرف اور یا افراد کی طرف۔ اگر جنس کی طرف اشارہ ہوا سے کیا کہیں گے؟ الف لام جنسی۔ اگر افراد کو اشارہ ہو تو پھر اس کی دو صورتیں ہیں: یا تو تمام افراد کو اشارہ ہوگا یا بعض کو۔ اگر تمام کو اشارہ ہے تو الف لام استغراقی۔ اگر بعض کو اشارہ ہے تو وہ بعض خارج میں متعین ہوں گے یا متعین نہیں؟ اگر وہ خارج میں متعین ہے تو وہ الف عہدِ خارجی اور اگر خارج میں متعین نہیں تو عہدِ ذہنی۔

دیکھا، کل میرے پاس ایک آدمی آیا تھا، یہ خارج میں ایک آدمی متعین ہے، ''فَاَکْرَمْتُ الرَّجُلَ'' تو میں نے اس آدمی کا اکرام کیا۔ دیکھو خارج میں وہ ایک فرد متعین ہے، یا ''اَکْرَمْتُ الرَّجُلَیْنِ'' تو میں نے ان دو آدمیوں کا اکرام کیا، دیکھو وہ دو متعین ہیں، یا

''فَاَکْرَمْتُ الرِّجَالَ'' میں نے ان سب آدمیوں کا اکرام کیا، دیکھو وہ متعین ہیں بھائی۔ تو یہ اس کو الف لام عہدِ خارجی کہتے ہیں کہ وہ بعض جو ہیں خارج میں متعین ہوں ان کی طرف اشارہ ہو۔

اور آخری قسم ہے الف لام عہدِ ذہنی۔ اگر وہ بعض جن کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ خارج میں متعین نہ ہوں تو وہ الف لام عہدِ ذہنی ہے۔ الف لام عہدِ ذہنی ہے۔

اور اس کی مثال قرآن میں ہے بڑی پیاری بھائی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس ان کے بیٹے آئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں کہا کہ ان کو ہمارے ساتھ بھیج دیں جنگل میں کھیلنے کے لیے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام سے بڑی محبت تھی، ان کے محبوب بیٹے تھے۔ اور جو باقی بھائی تھے وہ حسد کرتے تھے کہ اس بیٹے سے اتنی زیادہ محبت کیوں کرتے ہیں والد صاحب؟ چنانچہ انہوں نے ارادہ کیا کہ ان کو جنگل میں لے جائیں، ان کو قتل کریں یا ان سے جان چھڑوائیں کسی طرح۔ چنانچہ والد صاحب کے پاس آئے اور کہا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو ہمارے ساتھ بھیج دیجیے۔ تو حضرت یعقوب علیہ السلام فرمانے لگے بھائی: ''اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْ؟ اَنْ تَذْہَبُوْا بِہٖ وَ اَخَافُ اَنْ یَّاْکُلَہُ الذِّئْبُ''۔

تو حضرت یعقوب علیہ السلام فرمانے لگے: ''اِنِّیْ؟ اَخَافُ اَنْ یَّاْکُلَہُ الذِّئْبُ''، خوف ہے ''اَنْ یَّاْکُلَہُ'' کہ اس ان کو یعنی یوسف کو کھا لے گا ''الذِّئْبُ''۔ ''اَلذِئْبُ'' پر

ذئب بھیڑیے کو کہتے ہیں، اس پر الف لام داخل ہے اور یاد رکھو یہ الف لام عہدِ ذہنی ہے بھائی۔ الف لام عہدِ ذہنی ہے بھائی۔ الف لام عہدِ ذہنی یاد رکھو، یہ جس لفظ پر داخل ہوتا ہے اس کو معرفہ تو بنا دے گا۔ ''اَلذِّئبُ'' کا لفظ معرفہ تو ہے کیونکہ اس پر کیا داخل ہے؟ الف لام۔ لفظوں کے اعتبار سے یہ معرفہ ہے لیکن معنیٰ کے اعتبار سے یہ نکرہ ہے۔ اور اس کا نکرہ والا ترجمہ کریں گے۔

''رَجُلٌ'' کا کیا معنی تھا؟ کوئی آدمی۔ اور ''اَلرَّجُلُ'' کا معنی؟ وہ آدمی، وہ آدمی، کوئی خاص آدمی ہے جس کی طرف اشارہ ہورہا ہے الف لام کے ذریعے، تو یہاں پر بھی ایک ہے ''ذِئبٌ'' اور ایک ہے ''اَلذِّئبُ''۔ ''ذِئبٌ'' کا کیا معنی؟ کوئی بھیڑیا۔ اور ''اَلذِّئبُ'' کا کیا ترجمہ؟ وہ بھیڑیا ہونا چاہیے لیکن یہ الف لام کون سا ہے؟ عہدِ ذہنی ہے اور الف لام عہدِ ذہنی نے لفظ کو تو معرفہ بنا دیا لیکن معنیٰ میں ابھی بھی یہ کیا ہے؟ نکرہ، لہٰذا اس کا وہی نکرہ والا ترجمہ کرو۔ ''اَلذِّئبُ'' کا کیا ترجمہ ہوگا یہاں؟ کوئی بھیڑیا۔ ''اِنِّیْ ؟ اَخَافُ'' مجھے یہ خوف ہے ''اَنْ یَّأْکُلَہُ الذِّئبُ'' کہ ان کو کوئی بھیڑیا کھا جائے گا۔ دیکھو، بہترین ترجمہ گیا یا نہیں؟ آپ خود ذرا غور کرلیں، مجھے بتائیے ''اَلذِّئبُ'' پر الف لام آیا، یہ اسمی ہے یا حرفی ہے؟ یہ اسمِ فاعل یا اسمِ مفعول کا صیغہ ہے؟ نہیں، معلوم ہوا یہ الف لام حرفی ہے۔ یہ آپ چند دن مشق کریں گے، آپ دیکھیں گے آپ کو فوراً پتہ چلتا جائے گا۔

تو یہ الف لام اسمی نہیں ہے۔ اچھا، الف لام حرفی ہے تو الف لام حرفی کے ذریعے یا تو

اشارہ ہوتا ہے جنس کی طرف یا افراد کی طرف۔تو یہ الف لام جنسی ہے؟ الف لام جنسی نہیں ہے۔کسی چیز کی حقیقت اور ماہیت یا جنس جو جو اس کا مٹیریل ہوتا ہے وہ نہیں کسی چیز کو کھاتا بلکہ اس کے افراد، یوں کہو بھیڑیے کی جو مٹیریل ہے اس کی حقیقت ہے وہ نہیں چیزوں کو کھاتی، بھیڑیے کے جو خارج میں افراد ہیں وہ کیا کرتے ہیں چیزوں کو؟ کھاتے ہیں۔ جیسے حیوانِ ناطق، انسان کی حقیقت کیا ہے؟ تو حیوانِ ناطق یہ جو انسان کی حقیقت ہے یہ لوگوں کی مدد نہیں کرتی بلکہ انسان کے جو خارج میں افراد ہیں وہ ایک دوسرے کی کیا کرتے ہیں؟ مدد کرتے ہیں۔

تو ''اَلذِّئبُ'' اس میں معلوم ہوا الف لام اسمی نہیں اور پھر حرفی ہے تو حرفی میں پھر ہم نے غور کیا کہ الف لام جنسی ہے کہ نہیں؟ تو آپ نے دیکھا کہ الف لام جنسی نہیں کیونکہ کیا فرما رہے ہیں حضرت یعقوب علیہ السلام؟ ''اِنِّیۡ ؟ اَخَافُ اَنۡ یَّاۡکُلَہُ الذِّئبُ''، مجھے خوف ہے کہ ان کو بھیڑیے کی ماہیت کھا جائے گی؟ اس کی جو جنس ہے وہ حقیقت ہے وہ کھا جائے گی؟ نہیں بھائی، حقیقت، بھیڑیے کی جو حقیقت ہے اور ماہیت ہے وہ چیزوں کو نہیں کھاتی بلکہ اس کے افراد کھاتے ہیں جو خارج میں موجود ہیں۔معلوم ہوا یہ الف لام جنسی بھی نہیں۔ اس سے افراد مراد ہیں، تو اس سے تمام افراد مراد ہیں یا بعض؟ اگر تمام افراد مراد ہوں تو الف لام کون سا ہے؟ استغراقی، پھر کیا ترجمہ ہوگا؟ مجھے خوف ہے کہ ان کو تمام بھیڑیے مل کر کھا جائیں گے۔ بھائی دنیا سا...ساری دنیا کے بھیڑیے وہاں اکٹھے ہو سکتے تھے؟ نہیں

بھائی، کوئی دنیا کے کس کنارے میں ہے، کوئی کس کنارے میں ۔تو معلوم ہوا الف لام استغراقی بھی نہیں ۔معلوم ہوا تمام افراد بھی نہیں مراد، تو پھر بعض افراد مراد ہوں گے۔ وہ بعض بھی اگر خارج میں متعین ہو تو الف لام عہدِ خارجی، عہدِ خارجی ۔اگر الف لام عہدِ خارجی ہو معلوم ہوا خارج میں کوئی خاص بھیڑیا مراد تھا، اور اس صورت میں ترجمہ یہ ہوگا حضرت یعقوب علیہ السلام فرمارہے ہیں کہ مجھے خوف ہے کہ وہ بھیڑیا جو ہے، کسی متعین بھیڑیے کی طرف اشارہ کیا، وہ بھیڑیا ان کو کھا جائے گا۔کوئی متعین بھیڑیا تھا وہاں پر؟ نہیں، معلوم ہوا یہ الف لام عہدِ خارجی بھی نہیں ۔تو آخری صورت یہی ہے کہ یہ الف لام عہدِ ذہنی ہو۔الف لام عہدِ ذہنی یہ ہے عہد کا کیا معنیٰ؟ مقرر ہونا، کیا ہونا؟ عہدِ ذہنی یعنی خارج، ذہن میں بھیڑیے کا کوئی اس کی جنس کا ایک فرد تصور کرلیا اور الف لام کے ذریعے اس کی طرف اشارہ کردیا۔اور یہ میں نے بتایا لفظوں میں تو معرفہ بن جاتا ہے لیکن معنیٰ کے اعتبار سے کیا ہے؟ نکرہ کا نکرہ ہی ہے، لہٰذا اس کا ترجمہ نکرہ والا کریں گے: ''اِنِّیۤ اَخَافُ اَنۡ یَّاۡکُلَہُ الذِّئۡبُ''۔

یہاں تک بات سمجھ میں آ گئی؟ الف لام کی ساری قسمیں پتہ چل گئیں؟ تو معلوم ہوا کہ یہ الف لام کے ذریعے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔

تو بات چل رہی تھی ''رَجُلٌ شُجَاعٌ'' اور ''اَلرَّجُلُ الشُّجَاعُ'' موصوف صفت کی۔ ''رَجُلٌ شُجَاعٌ''، میں نے بتایا عربی میں صفت مؤخر ہوتی ہے لیکن اردو میں صفت مقدم۔اور نکرہ کی

صفت نکرہ آتی ہے اور معرفہ کی صفت معرفہ۔ جی، ''رَجُلٌ شُجَاعٌ'' ترجمہ کرو: بہادر آدمی، شاباش۔ ''اَلرَّجُلُ الشُّجَاعُ''، دونوں معرفہ آگئے: وہ بہادر آدمی۔ دیکھو اتنی لمبی میں نے تقریر کی، الف لام کی ساری قسمیں آپ کو بتائیں، کیوں؟ کیونکہ آپ کے ذہن میں آئے گا ''اَلرَّجُلُ الشُّجَاعُ''، ''وہ بہادر آدمی''، یہ ''وہ'' کہاں سے آپ لے آئے؟ اب آپ کو بات سمجھ میں آ گئی، یہ کس کا ترجمہ ہوا؟ الف لام کا۔ ''اَلرَّجُلُ'' کے ذریعے کسی متعین آدمی کی طرف میں اشارہ کر کے آپ کو بتا رہا ہوں کہ وہ کیا ہے؟ بہادر۔ تو ''اَلرَّجُلُ''، ''اَلرَّجُلُ الشُّجَاعُ'' ترجمہ کرو: وہ بہادر آدمی، وہ بہادر آدمی۔

اب اس میں پھر یاد رکھو، یہ ایک طریقہ ہے موصوف صفت کے ترجمے کا اور یہ مختصر ہے۔ جہاں موصوف صفت آ جائیں آپ اردو میں صفت کو کیا کر دو؟ موصوف پر مقدم کر دو۔ لیکن بعض جگہ یہ مشکل ہو جاتا ہے تو وہاں پھر دوسرا طریقہ آپ اختیار کر سکتے ہیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے موصوف صفت کے ترجمہ کرنے کا کہ موصوف صفت اگر نکرہ ہیں، پہلا طریقہ کیا تھا؟ ''رَجُلٌ شُجَاعٌ''، کیا طریقہ تھا؟ بہادر آدمی، صفت کو آپ نے کیا کر دیا؟ مقدم۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ترتیب نہ بدلو، عربی میں موصوف مقدم ہے، اردو میں بھی موصوف کو مقدم رکھو البتہ اس سے پہلے ''ایسا'' یا ''ایسی'' کا لفظ لے آؤ۔ ایسا یا ایسی۔ ''رَجُلٌ شُجَاعٌ'': ایسا آدمی جو کہ بہادر ہے، ایسا آدمی جو کہ بہادر ہے۔

یہ تھا نکرہ میں۔ نکرہ میں دوسرا طریقہ کیا ہے؟ موصوف سے پہلے کیا لے آؤ؟ ایسا یا

ایسی۔اور معرفہ میں طریقہ یہ ہے کہ ''وہ'' یا ''اس'' یا اس جیسا کوئی لفظ لے آؤ جس سے اشارہ ہو۔ ''اَلرَّجُلُ الشُّجَاعُ''، ترجمہ کرو: وہ آدمی جو کہ بہادر ہے۔ دیکھو آدمی کو پہلے ہی رکھا اور بہادر کو ابھی بھی میں آخر میں، ''اَلرَّجُلُ الشُّجَاعُ''، مقدم کون ہے عربی میں؟ الرجل، مرد اور الشجاع کیا ہے؟ مؤخر۔ اردو میں بھی اسی طرح کرو: وہ آدمی جو کہ بہادر ہے۔ اور نکرہ ہو ''رَجُلٌ شُجَاعٌ'' پھر؟ ایسا آدمی جو کہ بہادر ہے۔ طریقے سمجھ میں آ گئے؟ جی، اب مجھے کر کے دکھاؤ ترجمہ: ''رَجُلٌ شُجَاعٌ''، پہلا طریقہ: بہادر آدمی۔ ''رَجُلٌ شُجَاعٌ''، دوسرا طریقہ: ایسا آدمی، بہادر کو نہیں لانا مقدم، ایسا آدمی جو کہ بہادر ہے، ایسا آدمی جو کہ بہادر ہے۔ اب معرفہ میں آ جاؤ: ''اَلرَّجُلُ الشُّجَاعُ''، پہلا طریقہ: وہ بہادر آدمی، بہادر کو آپ مقدم لے آئے۔ دوسرا طریقہ: وہ آدمی جو کہ بہادر ہے۔ وہاں تھا ''ایسا آدمی''، یہاں کیا ہے؟ ''وہ آدمی''، وہ آدمی جو کہ بہادر ہے۔ طریقہ اچھی طرح سمجھ میں آ گیا؟

پھر دہراؤ: ''رَجُلٌ شُجَاعٌ''، پہلا طریقہ: بہادر آدمی۔ دوسرا طریقہ: ایسا آدمی جو کہ بہادر ہے۔ اچھا، اب مجھے بتاؤ: ''ایسا آدمی جو کہ بہادر ہے''، یہ پورا جملہ ہے یا ادھورا جملہ ہے؟ جی؟ جی؟ ہاں، پورا جملہ ہے۔ طلباء عموماً ''ہے'' اور ''تھا'' کو دیکھتے ہیں، جہاں آخر میں ''ہے'' آ جائے کہتے ہیں یہ پورا جملہ ہے۔ حالانکہ یہ پورا جملہ نہیں ہے، یہ موصوف صفت کا ترجمہ میں کرر ہا ہوں۔ جملہ اس کو کہتے ہیں جس میں بات پوری ہو۔ اس میں بات پوری ہے؟ نہیں، ''وہ آدمی جو کہ بہادر ہے''، ''وہ آدمی جو کہ بہادر ہے''، میں دس دفعہ کہتا رہوں

آپ کہیں گے بات تو پوری کریں وہ ایسا آدمی جو بہادر ہے اس کو کیا ہوا؟ مر گیا ہے، زندہ ہے، چلا گیا ہے، آ گیا ہے، بات تو پوری کریں۔ یہ تو میں آپ کو صرف اس آدمی کی پہچان کروا رہا ہوں، ''ایسا آدمی جو کہ بہادر ہے'' وہ میرا دوست ہے، اب دیکھو بات پوری ہوگئی یا نہیں؟ اور اسی طرح ''اَلرَّجُلُ الشُّجَاعُ''، پہلا طریقہ: بہادر آدمی۔ ''اَلرَّجُلُ الشُّجَاعُ'': وہ بہادر آدمی۔ دوسرا طریقہ: وہ آدمی جو کہ بہادر ہے۔ یہ پورا جملہ ہے کہ نہیں؟ نہیں ہے بھائی، بات سمجھ میں آ گئی؟ ''وہ آدمی جو کہ بہادر ہے'' میں دس دفعہ بھی کہوں آپ کے سامنے آپ کہیں گے ہمیں بات نہیں سمجھ میں آئی، بات پوری کریں آپ، وہ آدمی جو کہ بہادر ہے وہ آیا ہے یا چلا گیا ہے؟ پوری بات کریں۔ تو ''ہے'' یا ''تھا'' وغیرہ سے آپ نے دھوکے میں نہیں پڑنا، آپ نے اس بات پر غور کرنا ہے کہ اس میں بات پوری ہے یا پوری نہیں؟

یہاں تک بات سمجھ میں آ گئی؟ اب آیئے ترکیب کریں بھائی۔ لکھیے بھائی، ترکیب کیجیے۔ بلکہ بلکہ پہلے ضابطہ لکھ لو جلدی جلدی بھائی، یہ پھر آپ کو دہرانے میں آسانی ہوگی۔

ضابطہ:

معرفہ کے بعد اگر معرفہ آ جائے، جلدی جلدی لکھیے بھائی، معرفہ کے بعد اگر معرفہ آ جائے چاہے ایک ہوں یا زیادہ، چاہے ایک ہوں یا زیادہ، تو اوّل عموماً موصوف بنے گا، تو اوّل عموماً موصوف بنے گا اور بعد والے صفت، اور بعد والے صفت۔

اگلا ضابطہ:

اگرایک نکرہ کے بعد، اگرایک نکرہ کے بعدآ گے دوبارہ ایک یاایک سے زیادہ، آ گے دوبارہ ایک یاایک سے زیادہ نکرہ آ جائیں، زیادہ ایک یاایک سے زیادہ نکرے آ جائیں، تو اوّل موصوف بنے گا اور بعدوالے صفت، تو اوّل موصوف بنے گا اور بعدوالے صفت بشرطیکہ آخری نکرہ کے بعد، بشرطیکہ آخری نکرہ کے بعدکوئی معرفہ نہ آئے، بشرطیکہ آخری نکرہ کے بعدکوئی معرفہ نہ آئے، ورنہ عموماً مضاف مضاف الیہ بنیں گے، ورنہ عموماً مضاف مضاف الیہ بنیں گے

اگلی سطر میں لکھیے:

موصوف صفت کے ترجمہ کرنے کا، موصوف صفت کا ترجمہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ترجمہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کہ صفت کواردو میں مقدم کردیں، کہ صفت کواردو میں مقدم کردیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے، دوسرا طریقہ یہ ہے کہ موصوف کومقدم ہی رکھیں، کہ موصوف کومقدم ہی رکھیں اور صفت کومؤخر ہی رکھیں، اور صفت کومؤخر ہی رکھیں البتہ نکرہ کے اندر، البتہ نکرہ کے اندر موصوف سے پہلے، موصوف سے پہلے ''ایسا'' یا ''ایسی'' کا لفظ لے آئیں، ایسا یا ایسی کا لفظ لے آئیں اور معرفہ کے اندر موصوف سے پہلے، اور معرفہ میں موصوف سے پہلے ''وہ'' یا ''اس'' جیسا لفظ لے آئیں، موصوف سے پہلے وہ یا اس جیسے لفظ لے آئیں۔

تو ''رَجُلٌ شُجَاعٌ''، ''رَجُلٌ شُجَاعٌ'' کا ایک ترجمہ ہوگا: ''بہادر آدمی''، ایک ترجمہ ہوگا: ''بہادر آدمی'' اور دوسرا ترجمہ ہوگا اور دوسرا ترجمہ ہوگا: ''ایسا آدمی جو کہ بہادر ہے''، ایسا آدمی جو کہ بہادر ہے اور ''اَلرَّجُلُ الشُّجَاعُ'' کا ترجمہ ہوگا، اور ''اَلرَّجُلُ الشُّجَاعُ'' کا ترجمہ ہوگا: ''وہ بہادر آدمی''، وہ بہادر آدمی یا دوسرا ترجمہ یا دوسرا ترجمہ: ''وہ آدمی جو کہ بہادر ہے''، وہ آدمی جو کہ بہادر ہے۔

لکھ لیا؟ جی، تفصیل مکمل ہوئی، اب ترکیب کرتے ہیں۔ لکھیے بھائی جملہ: ''زید رجل عالم''، اعراب میں نہیں بول رہا، اعراب آپ نے مجھے پھر بتانے ہیں۔ ''زید رجل عالم''، اب جوں جوں ہم آگے چلیں گے جملے لمبے ہوتے جائیں گے۔ ابھی تک دو لفظوں کے جملے آپ نے کیے، اب دو سے زیادہ ہو گئے۔ ''زید رجل عالم''، چلیے بھائی، ترکیب کیجیے بھائی۔ بھائی اعراب ہم حل کر رہے ہیں، پہلے اعراب اس کے بعد پھر کیا ہے وہ آخر میں بتانا ہے۔

زید کا اعراب بولو۔ منصوب ہے، مجرور ہے، مرفوع ہے، وہ بتاؤ۔

زیدٌ مرفوع، مرفوع کون سا؟ لفظاً، تقدیراً، محلاً؟ جی، زیدٌ، سب نے اسی طرح بتانا ہے، توجہ سے سنتے جاؤ بھائی۔ بار بار ترتیب بتانے کی ضرورت نہ ہو، سب سے پہلے کیا بتانا ہے؟ اعراب۔ پھر بتانا ہے لفظاً ہے، تقدیراً ہے یا محلاً۔ اور پھر آخر میں بتانا ہے کہ یہ کیا بن رہا ہے؟ مبتدا ہے، خبر ہے، فاعل ہے، مفعول ہے، وہ بتانا ہے۔ جی، کیجیے ترکیب۔ زیدٌ مرفوع لفظاً

مبتدا، شاباش۔

مرفوع کیوں؟ مبتدا ہے، کیونکہ مبتدا ہے۔لفظاً کیوں کہا آپ نے؟اس کے اعراب یا یوں کہواس کے رفع پر ہم کیا کر رہے ہیں؟ تلفظ کر رہے ہیں۔کر کے دکھاؤاس کے رفع پر تلفظ۔زیدٌ ،اس کے نصب پر تلفظ کرو: زیداً، جر پر کرو: زیدٍ۔معلوم ہوا اس پر تینوں طرح کے اعراب لفظی آتے ہیں۔اعرابِ لفظی کا کیا معنیٰ؟ اعرابِ لفظی،نہیں وضاحت کریں، اعرابِ لفظی کس کو کہتے ہیں؟ کسی کو سمجھانا پڑے آپ اس کو کیا بتائیں گے؟ جس کے اعراب،جس اعراب پر ہم زبان سے کیا کریں؟ تلفظ کریں، وہ ہے اعرابِ لفظی۔ سننے سے ہی پتہ چل جائے ،زیداً، میں نے کیا پڑھا؟ نصب، دیکھا تلفظ سے ہی آپ کو پتہ چل گیا۔تو زیدٌ مرفوع لفظاً اور آپ نے کیا کہا؟ مبتدا۔

اچھا،مبتدا کیوں کہا، مجھے یہ بتاؤ بھائی؟ جی؟ ہاں، یہ معرفہ ہے،رجلٌ وہ بھی نکرہ، عالمٌ وہ بھی نکرہ،تو جب جملے میں معرفہ بھی ہو اور نکرہ بھی ہوں تو مبتدا کس کو بناتے ہیں؟ معرفہ کو۔ اور خبر کسے بناتے ہیں؟ نکرہ کو۔شاباش۔تو زیدٌ مرفوع لفظاً مبتدا۔آگے: رجلٌ مرفوع لفظاً خبر۔اچھا،مرفوع کیوں؟ خبر ہے اور خبر کیا ہوتی ہے؟ مرفوع۔لفظاً کیوں کہا آپ نے؟ اس کے رفع پر ہم تلفظ کر رہے ہیں۔کر کے دکھاؤ۔رجلٌ ،نصب پر تلفظ کرو: رجلاً ، جر پر کرو: رجلٍ۔معلوم ہوا اس پر تینوں طرح کے اعراب لفظی آتے ہیں۔

جی، خبر، خبر، جی آپ کی بات ٹھیک ہے خبر، لیکن آگے بھی جوڑنا ہے ہم نے بھائی۔ چلو خبر، آگے چلو۔ آگے ترکیب کریں۔ رجلٌ مرفوع لفظاً خبر، جی۔ عالمٌ، جی، مرفوع لفظاً، جی، خبرِ ثانی۔ عالمٌ مرفوع لفظاً خبرِ ثانی۔ خبرِ ثانی، دوخبریں بھائی، وہ نہیں یہ ترکیب ابھی ہم نے شروع ہی نہیں کی دودو جملوں والی دوخبر آئیں جہاں۔ جو ہم پڑھ چکے ہیں انہی ضابطوں سے حل کرنے کی کوشش کریں بھائی۔ رجلٌ مرفوع لفظاً موصوف۔

آپ کو کیسے پتہ چلا کہ یہ موصوف ہے؟ ضابطے جو میں نے لکھوائے ہیں، دونکرہ اکٹھے آ گئے، رجلٌ بھی نکرہ، عالمٌ بھی نکرہ۔ غور کیا آپ نے؟ رجل، اب معرفہ کی قسمیں لگاؤ اس پر فوراً بھائی۔ عادت بناؤ اپنی، تیزی سے اس پہ دیکھو، رجلٌ کسی کا نام ہے؟ ضمیر ہے؟ اسمِ اشارہ ہے؟ اسمِ موصول ہے؟ اس پر الف لام ہے؟ یہ کسی کی طرف مضاف ہے؟ نہیں، ان میں سے کوئی نہیں، معلوم ہوا نکرہ ہے۔ اب عالمٌ پر بھی یہی چیزیں لگاؤ، آپ دیکھیں گے وہ بھی کیا ہے؟ نکرہ ہے۔ دونکرہ اکٹھے آ گئے۔ جب دونکرہ ہیں تو عموماً، ہمیشہ نہیں ہوتا لیکن عموماً پہلے کو کیا بناتے ہیں؟ موصوف، بعد والے کو کیا بناتے ہیں؟ صفت۔ جی، کیجیے ترکیب۔

رجلٌ مرفوع لفظاً موصوف۔ مرفوع کیوں؟ اوہو! موصوف تو منصوب بھی ہوسکتا ہے، مجرور بھی ہوسکتا ہے، مرفوع کیوں؟ خبر ہے، یہ کیا ہے؟ خبر۔ توجہ ہے؟ یہ خبر ہے لیکن ابھی خبر کہنا نہیں، ساری چیزیں خبر کے ساتھ جو جڑ جائیں گی پھر اس کو ہم خبر کہیں گے۔ یہ ہے

ویسے خبر ہی، رجلٌ کیا ہے؟ خبر۔لیکن ہمارے ہاں جو ترکیب رائج ہے اس میں ساری چیزوں کو جوڑ کر پھر اس کو خبر بناتے ہیں، خبر کہتے ہیں ورنہ یہ ہے خبر، آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے۔اس پر رفع کیوں آیا؟ کیونکہ یہ کیا ہے؟ خبر ہے۔جی، آ گے: مرفوع لفظاً خبر، آ گے۔عالمٌ، جی، ہاں تو یہاں اس کو رجلٌ کو یوں کہو: مرفوع لفظاً موصوف۔رجلٌ مرفوع لفظاً موصوف، مرفوع کیوں؟ خبر ہے، ابھی آپ نے زبان سے نہیں کہا لیکن یہ آپ کو پتہ ہے کہ یہ کیا ہے؟ خبر ہے۔اسی لیے رفع آیا، رفع کے لیے وجہ چاہیے، بغیر وجہ کے رفع نہیں آئے گا۔ورنہ کوئی کہہ سکتا ہے نصب کیوں نہیں پڑھتے، جر کیوں نہیں پڑھتے؟ آپ کیا کہیں گے یہ کیا ہے؟ خبر ہے۔اور ہم نے پڑھا ہے خبر بھی مرفوع ہوتی ہے اور مبتدا بھی مرفوع۔تو رجلٌ مرفوع لفظاً موصوف۔

خبر ابھی آپ نے کہا ہی نہیں، لیکن آپ کو دل میں پتہ ہے یہ کیا ہے؟ خبر، باقی کو جوڑ کر آپ کہیں گے۔تو یہ مرفوع اب میں نے پوچھا، مرفوع کیوں؟ اب آپ جواب دیں گے کہ یہ کیا ہے؟ خبر ہے۔لفظاً کیوں؟ اس کے رفع پر ہم تلفظ کر رہے ہیں۔کر کے دکھاؤ۔رجلٌ، نصب پہ تلفظ کرو: رجلاً، جر پر کرو: رجلٍ۔دیکھا معلوم ہوا اس پر تینوں طرح کے اعراب لفظی آتے ہیں۔

جی، آ گے موصوف، آپ کو کیسے پتہ چلا یہ موصوف ہے؟ نکرہ کے بعد پھر نکرہ آیا تو یہ آپس میں کیا ہیں؟ معلوم ہوا موصوف صفت۔اچھا، آ گے چلیے۔عالمٌ مرفوع لفظاً صفت،

شاباش۔عالمٌ مرفوع لفظاً صفت۔رجلٌ مرفوع لفظاً موصوف،عالمٌ مرفوع لفظاً صفت۔ اچھا،مرفوع کیوں؟ کیا معنیٰ صفت ہے؟ بات پوری کریں۔صفت ہمیشہ مرفوع ہوتی ہے؟ ہاں،موصوف مرفوع ہوتو صفت بھی مرفوع،موصوف منصوب ہوتو صفت بھی منصوب، موصوف مجرور ہوتو صفت بھی مجرور۔تو یہ صفت ہے اوراس پر وہی اعراب آئے گا جو موصوف پر تھا۔اب جوڑیے ان کو،موصوف صفت مل کر خبر۔مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔دیکھا موصوف صفت مل کر کیا بن گئے؟ خبر۔ایک تھا مبتدا اور ایک خبر،دو ہی چیزیں بن گئیں بھائی۔تو مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ایک ایک لفظ کا آپ نے اعراب نکال لیا۔اب اس کو ذرا روانی سے پڑھ دو،جملے کو روانی سے پڑھ دو۔"زَیْدٌ رَجُلٌ عَالِمٌ"،"زَیْدٌ رَجُلٌ عَالِمٌ"۔

آپ نے صرف میں یرملون والا ایک قانون پڑھا ہوگا کہ نونِ ساکن اگر حروفِ یرملون سے پہلے آجائے،یعنی نونِ ساکن آئے اس کے بعد یرملون یعنی ی،ر،م،ل،و،ن آجائے ،ی،ر،ل،م،و،ن آجائے،پہلے کون آئے؟ نون۔یعنی یرملون والے حروف سے پہلے کون آجائے؟ نونِ ساکن،تو نون کو بھی اسی حرف کی جنس سے بدل کر اس میں ادغام کرتے ہیں۔تو زیدٌ کے بعد یہاں کیا ہے؟ را۔زیدٌ رجلٌ،را ہے نا رجل کی،اور زیدٌ کے آخر میں کیا ہے؟ نونِ ساکن ہے تنوین والا،تو حروفِ یرملون سے پہلے کیا آگیا؟ نونِ ساکن۔تو اس نون کو بھی را کر کے را میں کیا کریں گے؟ ادغام۔کیسے پڑھیں گے؟ ہاں؟

''زَیْدُ الرَّجُلُ عَالِمٌ''۔اور ویسے اسی طرح بھی پڑھ دیں:''زَیْدٌ رَجُلٌ عَالِمٌ''،اس طرح بھی پڑھ سکتے ہیں۔طریقہ سمجھ میں آیا بھائی؟

اب آپ نے عبارت حل کرلی،اعراب حل کرلیا،اب اس کا ترجمہ کیجیے۔ہاں بھائی، ترجمہ کیجیے۔زید ایسا عالم مرد جو جو کہ عالم جو کہ عالم ہے،شاباش۔زید ایسا آدمی ہے جو عالم ہے۔دیکھو موصوف صفت آئے یا نہیں آئے؟اور رجلٌ عالمٌ ،معرفہ ہیں نکرہ ہیں؟نکرہ ہیں۔تو نکرہ کے ترجمے کے دو طریقے تھے،پہلا کیا طریقہ تھا؟صفت کو کیا کردو؟مقدم کر دو۔رجلٌ عالمٌ ،اردو ترجمہ کرو:رجلٌ عالمٌ ،پہلے طریقے کے مطابق ترجمہ کرو:عالم آدمی۔صفت کو مقدم کردو۔رجلٌ عالمٌ ،پھر دہراؤ،ترجمہ کرو:عالم آدمی۔دوسرا طریقہ:ایسا آدمی جو کہ عالم ہے۔اب سارے کا ترجمہ کرو:''زَیْدٌ رَجُلٌ عَالِمٌ''،پہلے طریقے کے مطابق کرو: زید عالم آدمی ہے۔بھائی رجلٌ عالمٌ کا کیا ترجمہ تھا؟رجلٌ عالمٌ کا کیا ترجمہ کیا؟عالم آدمی، بس اس کو زید کے ساتھ جوڑ دو:زید عالم آدمی ہے۔زید عالم آدمی ہے۔لہٰذا دوسرے طریقے کی طرف جانے کی ضرورت ہی نہیں ہے،یہ بہترین ترجمہ ہوگیا:زید عالم آدمی ہے۔لیکن اگر آپ کرنا چاہتے ہیں کر کے دیکھ لیں،دوسرا طریقہ لے آؤ،دونوں نکرہ ہیں، نکرہ میں کیا کرتے ہیں؟موصوف سے پہلے کیا لے آتے ہیں؟لفظ پورے پھر دہراؤ،کس سے پہلے؟موصوف سے پہلے ایسا یا ایسی۔اب بولو:زید ایسا آدمی ہے جو کہ عالم ہے۔دیکھو دونوں بہترین ترجمے ہوگئے یا نہیں؟یہ طریقہ ہے حل کرنے کا۔

اگلا جملہ لکھیے: ''زیدٌ العالم العالم شاعرٌ شاعرٌ''، جی توجہ سے، ہاں بھائی ترکیب کیجیے۔ زیدٌ مرفوع لفظاً مبتدا، شاباش۔ زیدٌ مرفوع لفظاً مبتدا۔ مرفوع کیوں؟ آپ نے تین لفظ کہے: مرفوع، لفظاً، مبتدا۔ ہر ایک کی وجہ بتانی پڑے گی۔ مرفوع کیوں؟ مبتدا ہے۔ لفظاً کیوں؟ کیونکہ اس کے رفع پر ہم تلفظ کر رہے ہیں۔ اس کے رفع پر ہم تلفظ کر رہے ہیں، کر کے دکھاؤ۔ زیدٌ، زیدٌ، شاباش۔ مبتدا، جی آگے۔ العالم، جی، مرفوع لفظاً، جی، اسمِ فاعل۔ العالم مرفوع لفظاً اسمِ فاعل، ہاں اسمِ فاعل کی ترکیب ہم گہرائی میں جا کر کریں گے، ابھی یہ بتانا چھوڑ دیں کہ یہ اسمِ فاعل ہے یا کیا ہے۔ العالم مرفوع لفظاً صفتِ اول۔ العالم، شاباش، العالم مرفوع لفظاً صفتِ اول۔ جی، مرفوع کیوں؟ یہ زید کی صفتِ اول ہے۔ ہاں، کیونکہ یہ صفت ہے اور صفت پر وہی اعراب آتا ہے جو کس پر آتا ہے؟ موصوف پر، توجہ ہے؟ تو مرفوع اور کون سا مرفوع؟ لفظاً، لفظاً۔ لفظاً مرفوع کیوں کہا؟ اس کے رفع پر تلفظ کرو۔ العالمُ، العالمُ۔

اچھا بھائی، موصوف ہے زیدٌ اس پر تنوین آ رہی ہے اور العالمُ اس کی صفت ہے، اس پر تنوین کیوں نہیں لا رہے؟ شاباش، تو آپ نے یہ نہیں کہنا موصوف پہ تنوین ہے تو صفت پہ بھی تنوین آئے گی، یا موصوف پہ تنوین نہیں ہے تو صفت پہ بھی تنوین نہیں آئے گی، نہیں نہیں۔ اعراب ہر لفظ پر اس کے مطابق آئے گا۔ زیدٌ پر تنوین آ سکتی ہے تو آ گئی، العالم پر تنوین نہیں آ سکتی تو نہیں آئی۔ ہاں، رفع دونوں پر ہونا چاہیے۔ پھر وہ رفع چاہے لفظاً ہو کسی

پر، کسی پر تقدیراً ہو، کسی پر محلاً ہو، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن ہونا رفع چاہیے۔ تو زیدٌ مرفوع لفظاً مبتدا۔ اچھا، آپ العالم کو آگے صفت بنا رہے ہیں تو مبتدا نہ کہو نا، موصوف کہو۔ ہے تو مبتدا ہی، ہے تو لیکن ساری چیزیں جوڑنے کے بعد اس کو ہم مبتدا کہیں گے، ہے ویسے مبتدا ہی۔ اس پر رفع آیا ہی کیوں ہے؟ کیونکہ یہ کیا ہے؟ مبتدا ہے۔ موصوف ہونے سے اعراب کا پتہ نہیں چلتا، مبتدا ہونے سے اعراب کا پتہ چلتا ہے۔ تو یہ ہے مبتدا، لیکن جب آپ آگے صفت جوڑ رہے ہوں تو اس وقت وہ مبتدا کی بات ابھی دل میں رکھیں، ہمیں صرف یہ بتا دیں یہ موصوف ہے۔ تو زیدٌ مرفوع لفظاً موصوف، توجہ ہے؟ زیدٌ مرفوع لفظاً موصوف۔ العالمُ مرفوع لفظاً صفتِ اول، شاباش۔ آگے: شاعرٌ، جی، مرفوع لفظاً صفتِ ثانی۔ شاعرٌ مرفوع لفظاً صفتِ ثانی، مرفوع کیوں؟ کیونکہ یہ صفت ہے۔ ہاں کیونکہ یہ صفت ہے اور صفت پر وہی اعراب آتا ہے جو کس پر آتا ہے؟ موصوف پر۔ جی، مرفوع لفظاً کیوں کہا؟ اس کے رفع پر ہم تلفظ کر رہے ہیں۔ شاعرٌ، نصب پر تلفظ کریں: شاعراً، جر پر کریں: شاعرٍ۔ معلوم ہوا اس پر تینوں طرح کے اعراب لفظی آتے ہیں تو یہ مرفوع لفظاً صفتِ ثانی۔

صفت آپ کو کیسے پتہ چلا یہ صفتِ ثانی ہے؟ جو ضابطے میں نے لکھوائے ہیں۔ ہاں بھائی، یہ ترکیب ٹھیک کر رہے ہیں؟ جی، آپ بتائیے بھائی یہ ترکیب ٹھیک کر رہے ہیں؟ خود غور کرو۔ اسمِ فاعل تو ہے، اس سے ہماری بحث نہیں۔ میں نے اسمِ فاعل کے کہنے سے تو کچھ

رفع ،نصب، جر کا پتہ چلتا ہے؟ جی، کیسے؟ بھائی میں نے کہا تھا موصوف صفت میں مطابقت ہوتی ہے،موصوف معرفہ ہوتو صفت بھی کیا ہوگی؟ معرفہ۔موصوف نکرہ ہوتو صفت بھی کیا ہوگی؟ نکرہ۔تو زید ہے معرفہ یا نکرہ؟ معرفہ۔العالم کیا ہے،معرفہ یا نکرہ؟ معرفہ۔اور شاعر معرفہ ہے یا نکرہ؟ نکرہ ہے بھائی،اس کو صفت بنا ہی نہیں سکتے آپ،کوئی صورت ہی نہیں ہے۔کیجیے ترکیب۔

ہاں شاباش، یہ کیا بنے گی؟ خبر۔اگر آپ دونوں کو صفت بنا دیں گے تو خبر محذوف نکالنا پڑے گی۔ترکیب تقریباً حل ہوگئی،اب دوبارہ کرو اور ٹھیک طریقے سے ترکیب کیجیے، شاباش۔زیدٌ مرفوع لفظاً موصوف۔زیدٌ مرفوع لفظاً موصوف،شاباش۔العالمُ مرفوع لفظاً صفت۔ہاں صفت نہ کہو،صفت کہو۔صفت عربی میں گول تا آتی ہے اس کے،صفت کو کیسے لکھتے ہیں آخر میں؟ گول تا۔اور عربی میں جہاں بھی گول تا آئے اس کے ماقبل والے حرف پر ہمیشہ زبر ہوتی ہے: صِفَةٌ ،ضَارِبَةٌ ،قَائِمَةٌ ،غور کررہے ہیں؟ تو یہ اس گول تا سے ماقبل ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔العالمُ مرفوع لفظاً صفت، العالمُ مرفوع لفظاً صفت،شاباش۔آ گے۔ ہاں،اس کو چھوڑو،موصوف صفت مل کر مبتدا۔موصوف صفت مل کر مبتدا۔یہ زیدٌ پر رفع کیوں آیا تھا؟ کیونکہ یہ کیا ہے؟ مبتدا ہے۔لیکن ہم نے صفت کو جوڑ کر اب بتا دیا کہ یہ سارا کیا ہے؟ مبتدا ہے۔حقیقت میں زید ہے مبتدا، عالم اس کی صفت ہے لیکن ہمارے ہاں یوں رائج ہے یوں کہتے ہیں کہ موصوف اپنی صفت سے مل کر کیا ہوا؟ مبتدا ہوا،حالانکہ

حقیقت میں مبتدا کون ہے؟ زید ہے، عالم اس کی صفت ہے۔ جی، موصوف صفت مل کر مبتدا۔ آگے: شاعرٌ مرفوع لفظاً خبر۔ شاعرٌ مرفوع لفظاً خبر۔ جی، جوڑیے سب کو۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ایک ایک لفظ کا اعراب آپ سب کو پتہ چل گیا، اب اس کو روانی سے پڑھ دو اعراب کے ساتھ۔

زیدٌ، زیدٌ، دیکھو اس کے آخر میں نون ہے، نونِ ساکن، تنوین ہے اور العالم، اس کے شروع میں الف تو گر گیا، آگے لام ساکن۔ العالم میں ہمزہ وصلی ہے نا، الف لام کا ہمزہ وصلی درمیانِ عبارت میں گر جاتا ہے، تو آگے لام ساکن اور اس سے ماقبل زیدٌ کا نون ساکن، تو اجتماعِ ساکنین آ گیا اور اجتماعِ ساکنین جب بھی آ جائے تو اوّل اگر حرفِ مدہ ہو تو اس کو گرا دیتے ہیں۔ اور حروفِ مدہ کون کون سے ہیں؟ و، ا، ی۔ و، ا اور ی، جب ماقبل کی حرکت ان کے موافق ہو، یعنی واؤ سے پہلے ضمہ ہو، الف سے پہلے فتحہ ہو، یا سے پہلے کسرہ ہو، تو پھر یہ ان کو حروفِ مدہ کہتے ہیں۔ توجہ ہے؟ توجہ سے سنو بھائی، پھر سن لو صرف کی بات: واؤ، الف اور یا، ان سے ماقبل کی حرکت ان کی ان کے موافق ہو تو ان کو حروفِ مدہ کہتے ہیں۔ مد، دیکھو خود غور کر لو یہ آپ کو یاد، ترجمے پہ غور کر لو آپ کو یاد ہو جائے گا۔ مد کا معنی ہے کھینچنا، کھینچنا۔ اگر واؤ سے پہلے پیش ہو، واؤ سے پہلے پیش ہو، تو اسی پیش کو لمبا کر دیتا ہے واؤ۔ حَضَرَ مَوُتَ، میم واؤ اور لمبی تا ہے، حَضَرَ مَوُتَ۔ واؤ ساکن ہے اور ماقبل میم پر کیا ہے؟ پیش۔ تو اس واؤ نے یہ کیا ہے؟ حرفِ مدہ، اس نے کیا فائدہ دیا؟ اسی پیش کو لمبا کر دیا، مد کا

معنی ہے کھینچنا، اس کو کیا کر دیتا ہے؟ کھینچ کر لمبا کر دیتا ہے۔

الف سے ماقبل تو ہمیشہ فتحہ آئے گا اور کچھ نہیں آ سکتا۔ لیکن واؤ اور یا سے ماقبل حرکت ان کے موافق بھی ہو سکتی ہے اور فتحہ بھی آ سکتا ہے۔ فتحہ بھی آ سکتا ہے۔ جیسے حَضَرَ مَوْ تَ، واؤ سے ماقبل میم پر پیش ہے، یہ حرکت واؤ کے موافق ہے۔ واؤ کے اور واؤ سے ماقبل زبر بھی آ سکتا ہے، فتحہ بھی آ سکتا ہے: مَوْتٌ ،مَوْتٌ ۔ اور اسی طرح یا، یا سے ماقبل کسرہ بھی آ سکتا ہے اور فتحہ بھی آ سکتا ہے۔ الف پھر دہراؤ، الف سے ماقبل صرف کیا آئے گا؟ فتحہ۔ واؤ سے ماقبل ضمہ بھی آ سکتا ہے اور فتحہ بھی۔ اور یا سے ماقبل کسرہ بھی آ سکتا ہے اور فتحہ بھی۔ تو واؤ سے ماقبل اگر ضمہ ہو، الف سے ماقبل فتحہ ہو اور یا سے ماقبل کسرہ ہو تو ان کو حرفِ مدہ کہیں گے، یہ اسی حرکت کو لمبا کر دیتے ہیں، کھینچ دیتے ہیں۔

جیسے حِیْنَ ،حِیْنَ ، ح، ی اور ن۔ حِیْنَ ، ح کے نیچے کیا ہے؟ زیر۔ آگے یا ہے تو اس یا کو حرفِ مدہ کہیں گے۔ اس نے اسی کسرہ کو کیا کر دیا؟ کھینچ کر لمبا کر دیا، حِیْنَ کہا آپ نے، حِیْنَ بھائی۔ لیکن اگر واؤ یا یا سے ماقبل فتحہ ہو پھر ان کو حرفِ مدہ نہیں کہیں گے، پھر ان کو حرفِ لین کہیں گے، ل، ی، ن، حرفِ لین۔ مَوْتٌ ، جی، واؤ سے ماقبل کیا؟ فتحہ، لہٰذا اس کو لمبا نہیں کرنا۔ یہ حرفِ مدہ نہیں ہے، مَوْتٌ ۔

چنانچہ اسی لیے اذان دیتے ہیں فجر کی: ''اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ''، واؤ سے ماقبل کیا ہے؟ فتحہ ہے، لیکن اذان دینے والے عموماً اس کو لمبا کرتے ہیں: نَوْم۔ بھائی یہ حرفِ مدہ ہی نہیں

ہے، لمبا کیوں کررہے ہو؟ عرب کی اذان آپ سنیں وہ کہیں گے: "اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ"، ذرا بھی نہیں لمبا کریں گے۔ "اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ"، تو یہ نوم، یہ واؤ کیا ہے؟ حرفِ مدہ نہیں ہے۔ اسی طرح یا سے ماقبل اگر کسرہ ہوتو وہ یا کیا ہے؟ حرفِ مدہ۔ اور اگر یا سے ماقبل فتحہ ہوتو پھر وہ حرفِ لین ہے۔

جیسے مَیْتٌ، م، ی، ت، مَیْتٌ۔ تو واؤ، الف اور یا جب ساکن ہوں اور ماقبل کی حرکت ان کے موافق ہوتو ان کو کیا کہیں گے؟ حروفِ مدہ۔ اور واؤ اور یا سے ماقبل اگر حرکت فتحہ کی ہوتو پھر ان کو کیا کہیں گے؟ حرفِ لین کہیں گے، ل، ی، ن۔

اچھا، کیا بات چل رہی تھی؟ ہاں، "زَیْدُ نِ الْعَالِمُ شَاعِرٌ" ترکیب ہم کررہے تھے۔ زیدٌ کے آخر میں کیا ہے؟ نونِ ساکن، تنوین ہے نا۔ تنوین کس کا نام ہے؟ نونِ ساکن۔ دیکھو، یاد رکھو، تنوین نونِ ساکن کا نام ہے۔ میں آپ کے سامنے کچھ حروف لکھوں گا، آپ نے اس کو پڑھنا ہے: ز، ی، د اور دال کے اوپر میں نے دو پیش بھی ڈال دیے، اب اس کو پڑھو ذرا: زیدٌ۔ بھائی میں نے تو ز، ی، د لکھا ہے، آپ یہ نون کیوں پڑھ رہے ہیں؟ تو آپ جواب میں کیا کہیں گے؟ یہ وہ تنوین ہے جو آپ نے اوپر دال کے اوپر لکھی ہے، تو تنوین دراصل کس کا نام ہے؟ نونِ ساکن کا نام ہے۔ تو زیدٌ کے آخر میں تنوین آ گئی یعنی نونِ ساکن۔ آگے العالم اس کی صفت ہے اور اس میں ہمزہ کون سا ہے؟ وصلی، وہ گر گیا۔ اب آگے لام بھی ساکن، ماقبل میں نون بھی ساکن اور آگے لام بھی ساکن، تو اجتماعِ ساکنین آ

گیا، دو ساکن جمع ہو گئے۔

اور اجتماعِ ساکنین جب آئے اور ان میں سے اوّل حرفِ مدہ ہو تو اس کو گرا دیتے ہیں، اس کو گرا دیتے ہیں۔ لیکن نون اور لام ان میں سے اوّل کیا ہے؟ نون۔ کیا یہ حرفِ مدہ ہے؟ یہ تو حرفِ مدہ ہی نہیں ہے، حرفِ مدہ تو واؤ، الف اور یا کو کہتے ہیں، تو جب اوّل حرفِ مدہ نہ ہو تو پھر اس کو کسرہ کی حرکت عموماً دے دیتے ہیں۔ تو پھر اس نون کو کون سی حرکت دے دیں گے؟ کسرہ والی۔ کیسے پڑھیں گے؟ ''زَیْدُ نِ الْعَالِمُ''۔ توجہ ہے؟ پڑھیے بھائی: ''زَیْدُ نِ الْعَالِمُ شَاعِرٌ''۔ طریقہ سمجھ میں آ گیا؟ ''زَیْدُ نِ الْعَالِمُ شَاعِرٌ''، ترجمہ کیجیے۔

زید ایسا عالم ہے، پھر ایسا؟ موصوف صفت آئے یا نہیں اس جملے میں؟ اور وہ موصوف صفت معرفہ ہیں یا نکرہ ہیں؟ معرفہ ہیں تو معرفہ والا طریقہ، اس میں ''اَلرَّجُلُ الشُّجَاعُ'' پہلا طریقہ کیا تھا؟ وہ بہادر آدمی۔ اور دوسرا طریقہ کیا تھا؟ وہ آدمی جو کہ بہادر ہے۔ جی، اس کے مطابق ترجمہ کریں۔ وہ زید جو کہ عالم ہے، جی، اور شاعر ہے، ہاں اور نہیں، وہ شاعر ہے۔ وہ دوسرے طریقے سے یہ ترجمہ کر رہے ہیں: وہ زید جو کہ عالم ہے، وہ شاعر ہے۔ وہ شاعر ہے۔ اور پہلے طریقے سے کر لو تو ترجمہ زیادہ اچھا ہو جائے گا: وہ عالم زید شاعر ہے۔ وہ عالم زید شاعر ہے۔ بلکہ وہ ہم کس لیے لاتے ہیں؟ اشارہ کرنے کے لیے کسی متعین کی طرف، لیکن جب نام ہے، نام تو ویسے ہی متعین ہوتا ہے تو یہاں وہ لانے کی ضرورت بھی نہیں۔ یوں ترجمہ کرو: عالم زید شاعر ہے۔ عالم زید شاعر ہے۔ طریقہ سمجھ میں آ گیا؟

آ گے لکھیے بھائی: ''زید العالم رجل کریم''، ''زید العالم رجل کریم''۔ جی، جملہ مکمل ہوا، اب اعراب وترکیب آپ نے اب کرنی ہے۔ چلیے بھائی، ترکیب کیجیے بھائی۔ جب کوئی جملہ آئے، سب سے پہلے ذرا جلدی جلدی غور کرلیا کرو: معرفہ کون سے ہیں، نکرہ کون سے ہیں؟ پھر دیکھ لیا کرو: معرب کون سے ہیں، مبنی کون سے ہیں؟ بالکل آسان ہے، چند دن مشق کریں گے فوراً آپ کے لیے آسان ہوجائے گا معرفہ اور نکرہ کی پہچان، معرفہ کی وہ چھ سات قسمیں، دیکھو ان میں سے کون کون سی ہے اور کون سی نہیں۔ اور مبنی، مبنی میں نے بتایا کہ ابھی صرف وہ تین یاد رکھو، کون سے؟ تمام ضمیریں، اسمائے اشارہ اور اسمائے موصولہ، بس۔ اگر وہ نہیں تو معلوم ہوا یہ معرب ہیں بھائی۔ جی، کیجیے ترکیب۔

زیدٌ موصوف، اعراب سب سے پہلے۔ زیدٌ مرفوع، تلفظ کرو، مرفوع ہے تو تلفظ کرکے بتایا کرو۔ زیدٌ، ہاں یوں کرو، زیدٌ مرفوع۔ جب مرفوع کہہ رہے ہو تو ہمیں رفع پر تلفظ بھی ساتھ کرکے بتایا کرو۔ زیدٌ، زیدٌ مرفوع، مرفوع لفظاً، مرفوع لفظاً موصوف، شاباش۔ زیدٌ مرفوع لفظاً موصوف۔ مرفوع کیوں؟ مرفوع کیوں؟ موصوف مرفوع ہوتا ہے ہمیشہ؟ مبتدا ہے، یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا: زیدٌ مرفوع لفظاً موصوف۔ مبتدا کا لفظ انھوں نے نہیں کہا لیکن ان کو پتہ تھا کہ یہ کیا ہے؟ مبتدا ہے، کیونکہ رفع موصوف کہنے سے رفع کا پتہ نہیں چلتا، موصوف تو منصوب بھی ہوسکتا ہے، مجرور بھی ہوسکتا ہے، تو مبتدا البتہ مرفوع ہوتا ہے۔ تو وہ پھر آخر میں جوڑ کر یہ بتائیں گے۔ تو زیدٌ مرفوع لفظاً موصوف۔ اب بتایئے، مرفوع کیوں؟

مبتدا ہے۔لفظاً کیوں کہا؟اس کے رفع پر ہم تلفظ کر رہے ہیں۔کر کے دکھاؤ: زیدٌ ۔نصب پر تلفظ کرو: زیداً، جر پر کرو: زیدٍ ۔اس پر تینوں طرح کے اعراب لفظی آتے ہیں۔مرفوع لفظاً موصوف، تیسرا لفظ آپ نے کہا تھا موصوف۔اب ہمیں بتائیں موصوف آپ نے کیوں کہا؟

دیکھو، آپ سے کوئی پوچھے آپ اس کو کیسے سمجھاؤ گے؟ مجھے اس طرح بتاؤ، آپ نے موصوف کیوں کہا؟ ہاں بھائی؟ معرفہ ہے، پھر؟ معرفہ ہوگا تو موصوف ہوگا ہمیشہ؟ مبتدا ہو گا تو موصوف ہوگا ہمیشہ؟ ہاں بھائی، آپ بتایئے۔یہ سب چیزیں آپ کو آتی ہیں بس مشق نہیں ہے، یہ انشائاللہ دو چار دن میں آپ بتانا شروع کر دیں گے۔جی؟ انہوں نے کہا موصوف، میں سوال یہ پوچھ رہا ہوں موصوف کیوں کہا ہے انہوں نے؟ مبتدا تو ہے انہوں نے بتا دیا۔ہاں بھائی، آپ بتایئے موصوف کیوں ہے؟ کیونکہ معرفہ کے بعد معرفہ آ رہا ہے۔زیدٌ علم ہے وہ بھی معرفہ، العالمُ یہ الف لام اس پر ہے یہ بھی معرفہ، اور میں نے آپ کو بتایا تھا جب ایک معرفہ کے بعد دوسرا معرفہ یا تیسرا معرفہ آ جائے تو وہ عموماً کیا بنیں گے؟ موصوف صفت بنیں گے۔بات سمجھ میں آ گئی؟ تو زیدٌ مرفوع لفظاً موصوف۔آگے چلیے: العالمُ ، جی، اعراب بولو۔العالمُ مرفوع، کون سا مرفوع؟ لفظاً صفت، مرفوع لفظاً صفت۔ مرفوع کیوں؟ معرفہ ہو تو مرفوع ہوتا ہے؟ صفت ہو تو مرفوع صفت، پوری بات کریں۔کہ موصوف پر رفع ہو تو صفت پر بھی کیا آتا ہے؟ رفع۔وہ مرفوع تھا تو یہ بھی مرفوع ہے۔تو

مرفوع۔

دیکھو، ذرا پہلے جملے پہ آؤ، سب سے پہلے جملے پہ: ''زَیْدٌ رَجُلٌ عَالِمٌ''۔ میں نے زید کے بارے میں پوچھا، آپ نے کہا مرفوع۔ میں نے پوچھی، وجہ پوچھی کیوں مرفوع؟ آپ نے کہا مبتدا ہے۔ پھر آگے رجل کا لفظ آیا، میں نے اس کے بارے وہ بھی مرفوع تھا، میں نے پوچھا کیوں مرفوع؟ آپ نے کیا کہا؟ خبر ہے۔ کیا ہے؟ خبر ہے۔ اور عالمٌ بھی میں نے پوچھا، آپ نے کہا مرفوع، تو میں نے پوچھا کیوں مرفوع؟ آپ نے کیا کہا؟ صفت ہے، دیکھا ہر ایک کی وجہ الگ ہے۔ رفع تینوں پر، لیکن زید کیوں مرفوع؟ مبتدا۔ رجلٌ کیوں مرفوع؟ خبر۔ اور عالمٌ کیوں مرفوع؟ کیونکہ یہ رجل کی صفت ہے اور صفت پر وہی اعراب آتا ہے جو کس پر آتا ہے؟ موصوف پر۔

اسی طرح اگلا جملہ تھا: ''زَیْدُ نِ الْعَالِمُ شَاعِرٌ''، میں نے پوچھا تو آپ نے کہا زیدٌ مرفوع، میں نے پوچھا کیوں؟ آپ نے کہا مبتدا ہے۔ العالمُ، آپ نے کہا مرفوع، میں نے پوچھا کیوں؟ آپ نے کیا کہا؟ یہ زید کی صفت ہے۔ وہ مرفوع تھا، یہ بھی مرفوع۔ اور میں نے شاعر کے بارے میں پوچھا تو آپ نے کہا مرفوع اور وجہ کیا ذکر کی؟ خبر ہے۔ دیکھو تینوں مرفوع ہیں لیکن وجہ ہر ایک کی الگ ہے۔ ایک مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع، ایک صفت ہونے کی وجہ سے مرفوع اور ایک خبر۔

یہاں بھی اسی طرح ہے، پھر دیکھیں یہ آخری جملہ: ''زید العالم رجل کریم''، اس کی یہ ترکیب کر رہے ہیں: زیدٌ مرفوع لفظاً موصوف۔ مرفوع کیوں؟ مبتدا ہے۔ لفظاً کیوں؟ اس کے رفع پر ہم کیا کر رہے ہیں؟ تلفظ کر رہے ہیں۔ دیکھو رفتار آپ لوگوں کی بڑھ رہی ہے۔ موصوف کیوں کہا؟ کیونکہ آگے کیا آ رہی ہے؟ صفت، معرفہ کے بعد معرفہ آ رہا ہے۔ ہاں، مرفوع لفظاً موصوف۔ آگے چلو: العالمُ، مرفوع لفظاً صفت۔ مرفوع کیوں؟ مرفوع کیوں؟ کیونکہ یہ صفت ہے، یہ کیا ہے؟ اور صفت پر وہی اعراب آتا ہے جو کس پر آتا ہے؟ موصوف پر۔ اگر ماقبل میں موصوف پر نصب ہوتا تو اس پر بھی کیا پڑھتے؟ نصب۔ اگر اس پر جر ہوتا تو اس پر بھی کیا پڑھتے؟ جر۔ تو العالمُ مرفوع لفظاً صفت۔ مرفوع کیوں؟ کیونکہ یہ صفت ہے۔ لفظاً کیوں کہا؟ اس کے رفع پر ہم تلفظ کر رہے ہیں۔ کر کے دکھاؤ: العالمُ۔ نصب پر تلفظ کرو: العالمَ، الف لام کے ساتھ: العالمَ۔ جر پہ تلفظ کرو: العالمِ۔

تیسری بات آپ نے کہی تھی موصوف، مرفوع لفظاً موصوف۔ موصوف کیوں کہا آپ نے؟ شاباش، کیونکہ دو نکرہ اکٹھے آ گئے تو دوسرا کیا بنے گا؟ صفت بنے گا۔ دو معرفہ اکٹھے آئے تھے، زید اور العالم، تو زید موصوف، العالم اس کی صفت۔ دو نکرہ اکٹھے آ گئے، رجل اور کریم، تو رجل موصوف اور کریم اس کی صفت۔ تو رجلٌ مرفوع لفظاً موصوف۔ آگے ترکیب کیجیے: کریمٌ، اعراب کے ساتھ پڑھو: کریمٌ مرفوع، مرفوع ہے تو رفع کا تلفظ کر کے بتاؤ، کریمٌ مرفوع، یوں کہو: کریمٌ مرفوع لفظاً صفت، شاباش۔ مرفوع لفظاً صفت، رفتار آپ کی

انشائاللہ ایک آدھ دن میں آپ دیکھیں گے بڑھ جائے گی، اب با قاعدہ ترکیبیں شروع ہو گئی ہیں۔ تو مرفوع لفظاً صفت۔ اب وجہیں بتاؤ: مرفوع کیوں؟ یہ صفت ہے اور صفت پر وہی اعراب آتا ہے جو کس پر آتا ہے؟ اور رجل پر کیا تھا؟ وہ رفع تھا اس پر، تو اس پر بھی کیا آئے گا؟ رفع آئے گا بھائی۔ تو یہ مرفوع لفظاً صفت۔ لفظاً کیوں؟ اس کے رفع پر ہم تلفظ کر رہے ہیں۔ کر کے دکھاؤ: کریمٌ۔ نصب پر تلفظ کرو: کریماً۔ جر پر کرو: کریمٍ۔ معلوم ہوا یہ جو کریم لفظ کہیں کسی عبارتوں میں آجائے تو اس پر تینوں طرح کے اعراب لفظی ہوتے ہیں، یہ آپ نے یاد رکھنا ہے۔

جی، جوڑیے اب: موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر۔ پہلے زید اپنی صفت سے مل کر مبتدا بن گیا تھا، اب یہ رجل اپنی صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر، دو چیزیں بن گئیں۔ تو مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اب ایک ایک لفظ کا اعراب نکل آیا، اب اس جملے کو روانی سے پڑھ دو۔ عبارت اس طرح حل ہوتی ہے، ایک ایک لفظ کا اعراب جلدی جلدی نکالتے جاتے ہیں اور پھر اس کو روانی سے پڑھ دیتے ہیں۔ جی، پڑھیے بھائی، سارے جملے کو روانی سے پڑھ دیں: ''زَیْدُ نِ الْعَالِمُ رَجُلٌ کَرِیْمٌ''، شاباش۔ دیکھا، ''زَیْدُ نِ الْعَالِمُ رَجُلٌ کَرِیْمٌ''، دیکھو وہ زیدُ نِ، زیدُ نِ الْعَالِمُ، دیکھو نون کے نیچے یہ زیر بھی لے آئے۔ طریقہ سمجھ میں آگیا؟ اس طرح، عبارت کوئی مشکل نہیں ہے، آپ انشائاللہ ایک ہفتے میں اچھی عبارت پڑھنے لگیں گے۔ ''زَیْدُ نِ الْعَالِمُ رَجُلٌ کَرِیْمٌ''۔

زید بھی مرفوع، العالم بھی مرفوع، رجل بھی مرفوع، کریم بھی مرفوع، اور وجہ میں پوچھتا ہوں تو آپ ہر ایک کی وجہ الگ بتاتے ہیں۔ زید کے بارے میں پوچھتا ہوں تو آپ کہتے ہیں یہ مرفوع ہے کیونکہ مبتدا ہے۔ اور عالم کے بارے میں پوچھتا ہوں تو آپ کیا کہتے ہیں کہ یہ مرفوع ہے کہ یہ کیا ہے؟ صفت ہے۔ اور رجل کے بارے میں میں پوچھتا ہوں تو آپ کہتے ہیں یہ مرفوعہ خبر ہے، اور کریم کے بارے میں پوچھتا ہوں تو آپ کہتے ہیں یہ کریم کیا ہے؟ رجل کی صفت ہے، اس لیے مرفوع ہے۔

تو ''زَیْدُ نِ الْعَالِمُ رَجُلٌ کَرِیْمٌ''۔ جی، ترجمہ کیجیے۔ زیدٌ العالم موصوف صفت ہیں، ان کا الگ ترجمہ کرلو۔ رجلٌ کریمٌ یہ بھی موصوف صفت ہیں، ان کا الگ ترجمہ کرلو۔ پھر دونوں کو جوڑ کر پورے جملے کا ترجمہ کرلو۔ زیدٌ العالم، ترجمہ کرو: عالم زید۔ زیدٌ العالم، معرفہ ہیں نکرہ ہیں؟ اس کا کیا طریقہ تھا، پہلا طریقہ؟ عالم زید۔ وہ عالم زید، لیکن یہاں وہ کہنے کی بھی ضرورت نہیں میں نے ابھی بتایا کیونکہ زید متعین ذات کا نام ہے۔ عالم زید، یہ پہلے موصوف صفت کا ترجمہ ہو گیا۔ دوسرے کا ترجمہ کرو: رجلٌ کریمٌ، کریم کا ترجمہ کرلیں معزز، رجلٌ کریمٌ: معزز آدمی۔ معزز آدمی، توجہ ہے؟ پہلے موصوف صفت کا کیا ترجمہ؟ عالم زید۔ دوسرے کا کیا ترجمہ؟ معزز آدمی۔ اب ان کو جوڑ دو: عالم زید معزز آدمی ہے۔ عالم زید، رجلٌ کریمٌ موصوف صفت ہے نا، اردو میں صفت کو کیا کرتے ہیں؟ مقدم کر دیتے ہیں۔ کیا ترجمہ بن گیا؟ رجلٌ کریمٌ: معزز آدمی۔ اب ان کو جوڑ دو: عالم زید معزز آدمی ہے، یہ آخر

میں ''ہے'' لے آئے، اس سے جملہ پورا ہو گیا۔ عالم زید معزز آدمی ہے۔

بات سمجھ میں آ گئی؟ اچھی طرح؟ تو حاصلِ کلام یہ آج آپ نے پڑھا، آج آپ نے موصوف صفت کی ترکیب پڑھی۔ اور موصوف صفت عربی میں آپ جانتے ہیں کہ صفت مؤخر ہوتی ہے لیکن اردو میں صفت کو کیا کر دیتے ہیں؟ مقدم، ایک طریقہ یہ ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ عربی میں صفت، عربی میں صفت مؤخر تھی تو اردو میں بھی صفت کو مؤخر ہی رہنے دو، البتہ موصوف سے پہلے معرفہ کے اندر وہ یا اس کا لفظ لے آؤ اور نکرہ میں ایسا یا ایسی کا لفظ لے آؤ۔ توجہ ہے؟ جی، تو خوب اس کا ذرا پڑھ کر آئیں، میں نے قانون لکھوا بھی دیا اور یہ ترکیبوں پر ذرا دوبارہ نظر ڈالنا، خود اس کو حل کرنا۔ جتنی محنت کرو گے اتنی جلدی سیکھ جاؤ گے بھائی، اتنی جلدی سیکھ جاؤ گے۔ ایک ہفتے میں فرق دیکھنا کتنا پڑ جاتا ہے۔ چلیے بس بھائی، ہٰذَا ہُوَ الْمَرَامُ وَاللّٰہُ أَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْکَلَامِ۔

العبد: نالائق انعام الحسن امروہی

متعلم جامعہ اسلامیہ عربیہ جامع مسجد امروہہ، یوپی، انڈیا

۲۳/ ربیع الاول ۱۴۴۷ھ مطابق ۶/ستمبر ۲۰۲۶ء

بوقت ۴/ بجکر ۲۲/ منٹ شامِ یکشمبہ